لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوھیانامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 12, Issue No. 281 Saturday 11 January, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۲) شمارہ نمبر(۲۸۱) ۱۱رجنوری ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

سنبھل جامع مسجد کے قریب واقع کنویں کی پوجا پر سپریم کورٹ کی روک

استعمال کی اجازت،معاملے کی اگلی سماعت 21 فروری کو

نئی دھلی (ایجنسی)

سنبھل کی جامع مسجد کے قریب موجود عوامی کنویں پر سپریم کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سنایا ہے، جس کے مطابق اس پر پوجا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ عدالت نے اس عوامی کنویں کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے لیکن اس پر پوجا کرنے کی جو اجازت مقامی انتظامیہ نے دی تھی، اس پر روک لگا دی ہے۔ سنبھل میں اس کنویں کے حوالے سے تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب مقامی میونسپلٹی نے اس کنویں کو'ہریہر مندر' قرار دیتے ہوئے اس پر پوجا کرنے کی اجازت دی۔ مقامی انتظامیہ کا کہنا تھا کہ یہ کنواں مذہبی اہمیت کا حامل ہے لیکن اس فیصلے کے خلاف جامع مسجد کی کمیٹی نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔

سپریم کورٹ کی بنچ میں چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار شامل تھے، جنہوں نے اس معاملے پر تفصیل سماعت کی۔ عدالت نے کہا کہ اگر یہ کنواں عوامی ہے تو اسے سب کے لیے کھلا رہنا چاہیے اور کسی بھی قسم کی پوجا پر پابندی لگائی جانی چاہیے۔ سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ عوامی کنویں کا مقصد لوگوں کو پانی فراہم کرنا ہے، نہ کہ مذہبی عبادات کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔

سماعت کے دوران عدالت نے اتر پردیش حکومت کو ہدایت دی کہ وہ اس معاملے میں 2 ہفتوں کے اندر اسٹیٹس رپورٹ جمع کرائے۔ اسی دوران عدالت نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی کنویں کی نگرانی کے لیے سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں تاکہ اس کا غلط استعمال نہ ہو۔

مسلم برادری کے نمائندوں نے اس دوران عدالت میں کہا کہ اس کنویں کا استعمال صرف مسجد کی ضروریات کے لیے ہوتا ہے اور اس میں سے پمپ کے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے۔ تاہم، اتر پردیش حکومت نے اس موقف کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ کنواں عوامی ہے اور اسے عوام کے استعمال کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔ حکومت نے مسلم برادری کے لوگوں پر الزام عائد کیا کہ وہ اس معاملے کو پیچیدہ بنا کر ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں۔

عدالت نے اس پر مسلم برادری کی درخواست پر کہا کہ اگر یہ کنواں عوامی ہے تو اسے سب لوگوں کے لیے کھلا رہنا چاہیے۔ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ اگر یہاں کسی قسم کی پوجا کی جاتی ہے تو اسے فوری طور پر روکا جائے۔ سپریم کورٹ نے اس کیس کی اگلی سماعت 21 فروری کو مقرر کی ہے، جب اس معاملے پر مزید تفصیل سے بحث کی جائے گی۔ عدالت کے اس فیصلے سے واضح ہے کہ عوامی مقامات پر مذہبی سرگرمیوں کے حوالے سے حساسیت اور قانون کی حکمرانی کا خیال رکھا جائے گا۔

چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی بنچ نے سنبھل شاہی جامع مسجد کمیٹی کی عرضی پر یہ حکم دیا۔

بنچ نے سنبھل میونسپلٹی کے حکام سے کہا کہ وہ پوسٹروں کے ذریعہ جاری کردہ عوامی نوٹس کو نافذ نہ کریں، جس میں شاہی جامع مسجد کے ارد گرد کے کنویں کو ہندوؤں کے ذریعہ عبادت اور غسل کے لئے دستیاب 'شری ہریہر مندر' قرار دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے سپریم کورٹ کے سامنے کہا کہ اس جگہ کے آس پاس کی صورتحال پرامن ہے، لیکن درخواست گزار نے مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس پر مسجد کمیٹی کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ حذیفہ احمدی نے کہا کہ میونسپلٹی کی جانب سے جاری نوٹس میں نہانے کے لیے استعمال ہونے والے کنویں کو'ہری مندر' کہا گیا ہے۔ بنچ نے کہا کہ اگر دوسرا فریق بھی کنویں کا استعمال کرے تو کوئی نقصان نہیں ہے۔

وکیل نے کہا کہ آدھا کنواں اندر اور آدھا باہر ہے لیکن ریاستی حکومت متعصبانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے۔ اس کے بعد عدالت نے نوٹس جاری کرتے ہوئے ریاستی حکومت سے کہا کہ وہ میونسپلٹی کی طرف سے جاری کردہ نوٹس کو نافذ نہ کرے۔ مسجد کمیٹی کی درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ضلع انتظامیہ پرانے مندروں اور کنوؤں کی بحالی کی اپنی مبینہ مہم میں کنویں کے مجوزہ عوامی استعمال کو فروغ دے رہی ہے اور یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مذکورہ کنویں مذہبی اہمیت کے حامل ہیں۔ سپریم کورٹ نے 29 نومبر 2024 کو ضلع عدالت سے کہا تھا کہ وہ شری ہریہر مندر پر مسجد کی تعمیر کے دعویٰ میں دیے گئے سروے پر اس وقت تک کارروائی نہ کرے جب تک کہ سنبھل شاہی جامع مسجد کمیٹی الہ آباد ہائی کورٹ کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتی۔ سول جج (سینئر ڈویژن) نے ایڈوکیٹ ہری شنکر جین اور دیگر کی طرف سے دائر مقدمہ پر سماعت کے دوران سروے کا حکم دیا تھا۔

دہلی کے اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی دینے والا 12ویں جماعت کا طالب علم نکلا

نئی دہلی (ایجنسی): دہلی کے 23 اسکولوں کو بم کی دھمکی والے ای میلز ایک 12ویں جماعت کے طالب علم نے بھیجے تھے۔ دہلی پولیس نے اس طالب علم کو حراست میں لے لیا ہے۔ نابالغ کو اس وقت حراست میں لیا گیا جب پولیس نے بم کی دھمکی کے معاملے کی تحقیقات کیں۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلا کہ وہ امتحان نہیں دینا چاہتا تھا۔ لڑکے نے اپنے ادارے کو چھوڑ کر کئی اسکولوں کو بم کی دھمکی والے ای میلز بھیجے۔ گزشتہ چند ہفتوں میں کئی اسکولوں کو بم کی دھمکیاں ملی تھیں۔ تحقیقات کے دوران کچھ بھی نہیں نکلا تھا۔ لیکن، مسلسل بم کی دھمکیوں نے پولیس کو پریشان کر دیا تھا۔ دھمکیوں کے پیش نظر، پولیس اور تعلیمی شعبے نے سکول کے اساتذہ کے لیے ایک سیمینار کا انعقاد کیا اور انہیں کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تربیت بھی دی۔ اسکولوں کے علاوہ کئی ایئر لائنز کو بھی بم کی دھمکیاں ملی تھیں۔ پچھلے سال 20 دسمبر کو دوارکا میں دہلی پبلک سکول (ڈی پی ایس) میں بم کی دھمکی کی اطلاع ملی تھی۔ 11 دسمبر کو، دہلی کے 40 سے زائد اسکولوں کو فدیہ کی مانگ کرنے والی دھمکیاں ملیں، تاہم کسی بھی معاملے میں کوئی دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ اسی مہینے، جنوبی دہلی میں انڈین پبلک سکول اور شمال مغربی دہلی میں کریسنٹ پبلک سکول کو بھی بم کی دھمکیاں ملیں، جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ دہلی ہائی کورٹ نے بار بار ہونے والی اس طرح کی دھمکیوں کا نوٹس لیا۔ ساتھ ہی دہلی حکومت اور دہلی پولیس کو ایسی ایمرجنسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایک تفصیلی معیاری آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) تیار کرنے کا حکم دیا۔

کرشن جنم استھان-شاہی عیدگاہ اراضی تنازعات کی ایک ہی عدالت میں سماعت کا امکان

نئی دھلی، (یو این آئی) کرشن جنم استھان-شاہی عیدگاہ اراضی تنازعات سے متعلق مقدمات کے بارے میں آج سپریم کورٹ کے موقف کے بعد تمام عرضیوں کی ایک ہی عدالت میں سماعت ہونے کا امکان بڑھ گیا ہے۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی بنچ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے کرشن جنم استھان-شاہی عیدگاہ زمین تنازعہ سے متعلق 18 مقدمات کو یکجا کرنے اور متھرا کی مختلف سول عدالتوں سے خود کو منتقل کرنے کے فیصلے پر سوال اٹھایا۔ بنچ نے کہا کہ تمام مقدمات کو یکجا کرنا متعلقہ فریقوں کے لیے فائدہ مند ہے، کیونکہ متعدد کارروائیوں سے گریز کیا جانا چاہیے۔ بنچ نے مسلم فریق کی طرف سے پیش ہونے والے ایک وکیل سے پوچھا "ہم مقدمات کو یکجا کرنے میں مداخلت کیوں کریں؟" اس پر ایڈووکیٹ نے کہا کہ سوٹ کی نوعیت ایک جیسی نہیں ہے اور اگر ان سوٹ کو ساتھ لیا جائے تو پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ تاہم بنچ نے محسوس کیا کہ اس سے کوئی پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوں گی اور یہ متعلقہ فریقوں کے بہترین مفاد میں ہے۔ بنچ نے زبانی طور پر کہا کہ اگر کیسز کو ایک ساتھ جوڑ دیا جائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ سپریم کورٹ نے کیس کی اگلی سماعت کے لیے یکم اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ ہائی کورٹ نے 26 مئی 2023 کو متھرا کی مختلف دیوانی عدالتوں سے کرشن جنم استھان-شاہی عیدگاہ اراضی تنازعہ سے متعلق تقریباً 18 مقدمات کو اپنے پاس منتقل کرتے ہوئے خود سماعت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے یکم اگست 2024 کو کہا تھا کہ کرشن جنم بھومی-شاہی عیدگاہ تنازعہ سے متعلق 18 مقدمات کی سماعت جاری رہ سکتی ہے کیونکہ اس نے مسجد انتظامیہ کمیٹی کے چیلنج کو مسترد کر دیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے 16 جنوری 2024 کو الہ آباد ہائی کورٹ کے 14 دسمبر 2023 کے حکم پر روک لگا دی تھی، جس نے اسے متھرا کے کرشن جنم بھومی مندر سے متصل شاہی عیدگاہ مسجد کا سروے کرنے کی ہدایت دی تھی۔

حوثی نے اسرائیل پر 40 میزائل اور 320 ڈرون داغے

یروشلم (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے جمعرات کو کہا کہ یمن میں حوثی فورسز نے اکتوبر 2023 سے اسرائیل کی طرف تقریباً 40 زمین سے سطح پر مار کرنے والے میزائل اور 320 ڈرون داغے ہیں۔ حوثیوں نے غزہ میں فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کا حوالہ دیتے ہوئے اسرائیل پر چھٹ پٹ میزائل اور ڈرون حملے کیے ہیں۔ اس کے جواب میں اسرائیل نے یمن میں کئی بڑے اور مہلک فضائی حملے کیے ہیں۔ اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، اس کی فضائی دفاعی صف نے زیادہ تر میزائلوں کو روک دیا۔ آئی ڈی ایف نے کہا"اب تک، ایک گرائے جانے والے پروجیکٹائل کی شناخت کی گئی ہے، اور ساتھ ہی دو جزوی مداخلت کے نتیجے میں علاقے میں ٹکڑے گرے۔ بقیہ میزائل مبینہ طور پر راستے میں ناکام ہوگئے۔ آئی ڈی ایف نے کہا کہ فضائیہ نے 100 سے زیادہ ڈرون کو روکا۔ آج تک، دو موثر حملوں کی نشاندہی کی گئی ہے اس میں مزید کہا کہ دیگر ڈرون کھلے علاقوں میں گرے، اسرائیلی علاقے تک پہنچنے میں ناکام رہے یا ان سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

ٹیکساس: طوفان کی وجہ سے 1,650 پروازیں منسوخ

ھیوسٹن (یو این آئی) امریکہ کی دوسری سب سے بڑی ریاست میں موسم سرما کے طوفان کی وجہ سے جمعرات کی صبح ٹیکساس کے ہوائی اڈوں پر کم از کم 1,650 پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ فلائٹ اویر نے یہ اطلاع دی۔ فلائٹ اویر کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جمعرات کی صبح تک ریاست کے بڑے ہوائی اڈوں پر 13,000 سے زیادہ پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں۔ امریکی نیشنل ویدر سروس نے کہا کہ یہ طوفان ٹیکساس سے کیرولیناس تک جنوبی امریکہ کے 800 میل کے رقبے پر بھاری برف باری، برف اور انتہائی سرد درجہ حرارت لا رہا ہے۔ شمالی ٹیکساس کی متعدد کاؤنٹیوں کے لیے جمعہ کی دوپہر تک موسم سرما کے طوفان کی وارننگ نافذ العمل ہے، جس میں ڈلاس-فورٹ ورتھ کے علاقے میں دو سے پانچ انچ تک بارش متوقع ہے۔

آن لائن گیمنگ شعبے کو سپریم راحت، جی ایس ٹی نوٹس پر روک

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے جمعہ کے روز کئی آن لائن گیمنگ کمپنیوں کو جاری کیے گئے 1.12 لاکھ کروڑ روپے کے مصنوعات اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کے 'وجہ بتاؤ نوٹس' پر عارضی طور پر روک لگادی، جس سے اس شعبے کو عارضی راحت ملی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے معاملے کے حتمی فیصلے تک ڈی جی جی آئی کی جانب سے جاری کیے گئے تمام 'وجہ بتاؤ نوٹسز' کے حوالے سے مزید کارروائی پر روک لگا دی ہے۔ معاملے کی آخری سماعت 18 مارچ کو مقرر کی گئی ہے۔ فیصلے کے بعد، اسٹاک ایکسچینجز پر انٹرا-ڈے ٹریڈ کے دوران ڈیلٹا کارپ اور نازارا ٹیک جیسی گیمنگ کمپنیوں کے شیئرز میں 7 فیصد تک اضافہ ہوا۔ ای-گیمنگ فیڈریشن (ای جی ایف) کے سی ای او انوراگ سکسینہ نے سپریم کورٹ کی جانب سے دی گئی راحت کا خیر مقدم کیا۔ سکسینہ نے کہا،"یہ حکومت اور گیمنگ آپریٹرز دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ گیمنگ آپریٹرز کے لیے جو جبری کارروائی کا سامنا کر رہے تھے اور حکومت کے لیے جس کی مدت اب بڑھائی جا سکتی ہے۔ ہم اس مسئلے کے منصفانہ اور ترقی پسند حل کے بارے میں پُرامید ہیں، جس کے بعد ہم گیمنگ شعبے میں سرمایہ کاری، روزگار اور قدر کو اپنی پوری صلاحیت تک بڑھتے دیکھیں گے۔" ڈی جی جی آئی نے 2023 میں گیمنگ کمپنیوں کو 71 نوٹس بھیجے، جن میں ان پر 2022-23 اور 2023-24 کے پہلے 7 مہینوں کے دوران 1.12 لاکھ کروڑ روپے کے جی ایس ٹی کی چوری کا الزام لگایا گیا تھا، جس میں سود اور جرمانہ شامل نہیں تھا۔ نوٹس جی ایس ٹی ایکٹ کی دفعہ 74 کے تحت جاری کیے گئے تھے، جو محکمے کو ٹیکس کی مانگ کے 100 فیصد تک جرمانہ لگانے کی اجازت دیتا ہے اور کل ذمہ داری سود سمیت 2.3 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوسکتی ہے۔

لکھنؤ میں مختار انصاری کے بیٹوں کی زمین پر بننے والے 'پی ایم آواس' پر سپریم کورٹ کی روک

لکھنؤ (ایجنسی)

لکھنؤ کے ڈالی باغ میں واقع مختار انصاری کے بیٹوں عباس اور عمر انصاری کی زمینوں پر پی ایم آواس کی تعمیرات پر سپریم کورٹ نے روک لگا دی ہے۔ اس معاملے پر عدالت میں جسٹس سوریا کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی دو رکنی بنچ نے سماعت کے بعد حکومت کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ موجودہ صورتحال کو برقرار رکھے اور ہائی کورٹ کو جلدی فیصلہ سنانے کا حکم دیا۔ خیال رہے کہ ایم آواس سکیم کے تحت غریبوں کے لیے مکان بنانے کے لئے ریاستی حکومت کی طرف سے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ جس کے خلاف عباس انصاری کی طرف سے داخل کی گئی درخواست پر سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ سنایا۔

اس معاملے کی ابتدا 20 سال پہلے ہوئی تھی جب مختار انصاری کے والد سبحان اللہ انصاری نے ڈالی باغ میں محمد شاہد سے زمین خریدی تھی۔ سبحان اللہ انصاری کی وفات کے بعد یہ زمین ان کی بیوی رابعہ بیگم کے نام منتقل ہوئی اور بعد میں یہ زمین عباس اور عمر انصاری کو وصیت کی گئی۔ سال 2020 میں لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے اس زمین پر بننے والے دو ٹاوروں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں منہدم کر دیا اور ان زمینوں کو دشمن املاک قرار دیا۔ اس کے بعد عباس انصاری نے لکھنؤ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، جس میں انہوں نے زمین کے مالکانہ حقوق اور غیر قانونی طور پر تعمیرات کو منہدم کرنے کے بارے میں اپیل کی تھی۔ چونکہ ہائی کورٹ میں اس درخواست کی سماعت نہیں ہو رہی تھی، عباس انصاری نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔ سپریم کورٹ نے اس درخواست کی فوری سماعت کی اور ہائی کورٹ کو عباس انصاری کی درخواست پر جلد فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔ سپریم کورٹ نے اس فیصلے کے تحت صورتحال کو برقرار رکھنے اور ہائی کورٹ کے فیصلہ کرنے تک پی ایم آواس کے منصوبے کو روک دیا۔

میرٹھ میں ایک ہی کنبہ کے 5 لوگوں کا قتل

پولیس کی تفتیش میں جائیداد کے تنازعہ کا انکشاف

میرٹھ، (یو این آئی)

اتر پردیش میں ضلع میرٹھ کے لیساڑی گیٹ کے سہیل گارڈن علاقے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ پولس کے مطابق معین، ان کی اہلیہ عاصمہ اور ان کی تین چھوٹی بیٹیوں کی لاشیں جمعرات کی دیر رات 15 فٹہ روڈ پر واقع ان کے گھر کے اندر سے برآمد ہوئی تھیں۔ یہ افسوسناک واردات اس وقت سامنے آئی جب پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو کسی ناخوشگوار چیز کا شبہ ہوا کیونکہ دن بھر گھر کے دروازے بند رہے اور جب انہوں نے الارم بجایا تو کوئی جواب نہیں آیا۔ پانچوں افراد کی لاشیں بستر پر پڑی پائی گئیں۔ پولس کی ابتدائی تفتیش میں معلوم ہوا ہے کہ قتل ممکنہ طور پر جائیداد کے تنازعہ کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ معین نے حال ہی میں ایک پلاٹ خریدا تھا اور اپنے گھر کی تعمیر شروع کی تھی۔

پولس نے خاندان کے 20 افراد سے پوچھ گچھ کی اور انکشاف کیا کہ جائیداد کی ملکیت کو لے کر اندرونی اختلافات اس سنگین واردات کی وجہ ہوسکتے ہیں۔ اصل میں روڑکی سے تعلق رکھنے والا یہ خاندان اپنے آبائی گاؤں میں زمین بیچنے کے بعد یہاں لساڑی گیٹ علاقے میں سہیل گارڈن میں آباد ہوا تھا۔ معین اور عاصمہ کی شادی کو دس سال ہوئے تھے اور ان کی تین بیٹیاں تھیں، نو سالہ اقصیٰ، تین سالہ عزیزہ اور ایک سالہ علیزہ۔ عاصمہ معین کی تیسری بیوی تھی جبکہ یہ عاصمہ کی دوسری شادی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ رشتہ داروں نے خاندان کو آخری مرتبہ بدھ کی شام دیکھا تھا۔ عاصمہ کی بھابھی نذرانہ نے بتایا کہ وہ ان سے ملنے اور سب سے چھوٹی بیٹی کی طبیعت پوچھنے بھی گئی تھیں جو کہ علیل تھی۔ جمعرات کی شام تک جب گھر بند رہا تو لوگوں کو شک ہوا اور جب گھر والے چھت پر چڑھے تو انہوں نے مقتولین کی لاشوں کا لرزہ خیز نظارہ دیکھنے کو ملا۔ پولیس کی تفتیش میں پیچیدہ ازدواجی تاریخ کا بھی انکشاف ہوا۔ معین کی پہلی بیوی جعفرا ایک بیٹی کو جنم دینے کے بعد انتقال کر گئیں، جب کہ ان کی دوسری شادی طلاق پر ختم ہوئی تھی۔ عاصمہ کی پہلی شادی سے کوئی اولاد نہیں تھی جبکہ معین سے ان کی تین بیٹیاں تھیں۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر وپن ٹاڈا نے کہا کہ لیساڑی گیٹ اور میڈیکل سمیت کئی تھانوں کی پولیس ٹیمیں گہرائی سے تفتیش کرنے اور کمیونٹی سکیورٹی کو برقرار رکھنے کے لیے تعینات کی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پانچوں لاشوں کو کل رات پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا اور آج صبح ان کے لواحقین کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس واقعے کے پیچھے اصل محرکات کا پتہ لگانے اور مجرموں کی شناخت کے لیے کوششیں کر رہی ہے۔

وقف کے نام پر زمین قبضہ کرنے والوں کیخلاف کارروائی ہوگی: یوگی

بریلی میں 100 وقف ملکیتیں جانچ کی زد میں!

لکھنؤ (ایجنسی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گزشتہ دنوں بریلی ضلع کی وقف ملکیتوں سے متعلق ایک بیان دیا تھا جس نے ہلچل پیدا کردی ہے۔ اس بیان کے بعد بریلی کی تقریباً 100 وقف ملکیتوں کی چھان بین اور پیائش کو لے کر چہ می گوئیاں شروع ہوگئی ہیں۔ محکمہ اقلیتی فلاح کو اس سلسلے میں حکم کا انتظار ہے۔ یعنی حکم ملتے ہی متنازعہ ملکیتوں کی چھان بین شروع ہو جائے گی۔ امید کی جا رہی ہے کہ جلد ہی وقف بورڈ کے ذریعہ حکم جاری ہوگا اور پھر اس کے بعد افسران ضلع کی وقف ملکیتوں کے دستاویزات سے ملکیتوں کی پیائش کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 8 جنوری کو ایک بیان میں کہا تھا کہ "وقف کے نام پر زمین قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔ ایک ایک انچ زمین واپس لی جائے گی۔" اسی معاملے میں اب وقف ملکیتوں کی جانچ کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ بریلی ضلع میں وقف کی تقریباً 3171 ملکیتیں ہیں۔ بیشتر ملکیتوں کو لے کر چھوٹے بڑے تنازعات بھی سامنے آتے رہے ہیں۔ ان کی شکایتیں بھی ہوئی ہیں۔ اب نئے سرے سے جانچ ہوسکتی ہے، اور پھر ناجائز قبضوں کی چھان بین انتظامیہ کی ترجیحات میں شامل ہوں گی۔

اس پورے معاملے میں آل انڈیا مسلم جماعت کے قومی صدر مولانا شہاب الدین رضوی کا کہنا ہے کہ وقف کے نام پر قبضے ہوئے ہیں اور وقف ملکیتوں پر بھی ناجائز قبضے ہیں۔ مولانا رضوی کا کہنا ہے کہ "میں وزیر اعلیٰ کے بیان کو درست مانتا ہوں۔ یہ بھی مانتا ہوں کہ وقف بورڈ کی ملی بھگت کے بغیر ناجائز قبضے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے جب چھان بین ہوتو اس نکتہ کو بھی دیکھا جائے۔" اتحاد ملت کونسل کے قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹر نفیس خاں نے بھی اس معاملے میں اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جس نے بھی ناجائز قبضے کیے ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ وہ ملکیتیں بھی خالی کرائی جائیں جن پر سرکاری قبضے ہیں۔ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ وقف ملکیتوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

تلنگانہ: سڑک حادثہ میں 4 افراد ہلاک

سوریہ پیٹ (یو این آئی) تلنگانہ کے سوریہ پیٹ ضلع کے ایلا پورم کے مقام پر سوریہ پیٹ کھمم قومی شاہراہ پر جمعہ کی علی الصبح ایک پرائیویٹ ٹریول بس کے ایک کھڑی لاری سے ٹکرانے سے دو خواتین سمیت چار افراد کی موت ہوگئی اور کئی دیگر زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق حادثہ اس وقت پیش آیا جب بس اڈیشہ سے حیدرآباد جا رہی تھی۔ تبھی ایک بس کھڑی لاری سے ٹکرا گئی۔ اس میں چار افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ مرنے والے مزدور اڈیشہ کے رہنے والے بتائے جاتے ہیں۔ زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی علاقے کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہلاکتوں میں مزید اضافے کا خدشہ ہے۔ اس واقعہ کے سلسلے میں معاملہ درج کر لیا گیا ہے اور تحقیقات جاری ہے۔

ہندوستانی سیکریٹری کی طالبان وزیر سے ملاقات، باہمی تجارت بڑھانے پر بات چیت

دبئی ،(ایجنسیاں)

افغان طالبان اور ہندوستانی حکام کے درمیان بدھ کو دبئی میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں ہندوستان کی طرف سے سکریٹری خارجہ وکرم مصری اور افغانستان سے طالبان حکومت کے وزیر خارجہ مولوی عامر خان نے شرکت کی۔ اس ملاقات میں ایران کی چابہار بندرگاہ سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ تجارت کو فروغ دینے کے معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ افغان وزیر نے بحران کی گھڑی میں ہندوستان کی مدد پر شکریہ ادا کیا۔ دوسری جانب ہندوستان نے کہا کہ نئی دہلی مستقبل میں بھی افغان عوام کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے تیار ہے۔ ہند-طالبان بات چیت کے بعد ہندوستان کی وزارت خارجہ نے کہا کہ ترقیاتی سرگرمیوں کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان آنے والے وقت میں افغان عوام کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کر سکے گا اور وہ مستقبل میں افغانستان کے ترقیاتی منصوبوں میں شامل ہونے پر غور کرے گا۔ اس ملاقات سے صرف 2 روز قبل ہندوستان نے افغانستان میں پاکستانی فضائی حملے کی مذمت کی تھی۔ 24 دسمبر کو کیے گئے اس فضائی حملے میں افغانستان کی کئی خواتین اور بچوں سمیت 46 افراد مارے گئے۔ ہندوستان نے پاکستان کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اپنی گھریلو ناکامیوں کا الزام دوسروں پر ڈالنا اسلام آباد کی پرانی عادت ہے۔ ہم بے گناہ شہریوں پر کسی بھی حملے کی بلاشبہ مذمت کرتے ہیں۔ افغان حکومت نے اس حملے کے بارے میں پاکستان کو خبردار کیا تھا، جبکہ پاکستان کا کہنا تھا کہ اس نے یہ فضائی حملہ سرحد پار سے سرگرم دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنا کر کیا تھا۔

دبئی کی بات چیت کے حوالے سے بھی کئی قیاس آرائیاں شروع ہوگئی ہیں۔ ہندوستان نے افغان طالبان کی حکومت کو سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا ہے، تاہم ہندوستان افغان طالبان کے ساتھ پردے کے پیچھے کئی ملاقاتیں کر چکا ہے۔ ان ملاقاتوں کیلئے ہمیشہ ہندوستان سے جوائنٹ سکریٹری سطح کے افسر کو بھیجا جاتا تھا۔ اب افغان طالبان کے ساتھ ہندوستان کی پہلی کھلی ملاقات اور اس میں سیکریٹری خارجہ کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان اس پڑوسی ملک کے ساتھ اپنے تعلقات کو لے کر کتنا سنجیدہ ہے۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان پچھلی ملاقاتوں کے بارے میں وزارت خارجہ کی طرف سے زیادہ معلومات سامنے نہیں آئیں، حالانکہ دونوں جماعتوں کی جانب سے دبئی میں ملاقات کے حوالے سے بیان بھی جاری کیا گیا ہے۔ یہ بیانات بتاتے ہیں کہ ہندوستان اور افغان حکومت کے درمیان کن امور پر بات چیت ہوئی اور کیا معاہدہ ہوا۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ہندوستان ایک بار پھر اپنے دہائیوں پرانے دوست افغانستان میں ترقی کو تیز کرے گا۔ افغان طالبان کے سیکریٹری خارجہ اور قائم مقام وزیر خارجہ کے درمیان ہونے والی اہم ملاقات میں اس بات پر اتفاق کیا گیا۔ ملاقات میں افغانستان نے ہندوستان کے سیکورٹی خدشات کو ترجیح دینے کی یقین دہانی کرائی اور دونوں ممالک کے درمیان کرکٹ کے میدان میں تعاون بڑھانے کا معاہدہ بھی طے پایا۔ مذکورہ ملاقات دونوں ملکوں کے درمیان کم از کم چار غیر رسمی ملاقاتوں کے بعد ہوئی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھے ہم نشیں اور برے ہم نشیں کی مثال بعینہ ایسی ہی ہے، جیسے کہ عطر فروش اور بھٹی پھونکنے والا۔
(متفق علیہ، کتاب البیوع، ابوموسیٰ اشعریؓ)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

خاموش ہوتی آوازیں

اتر پردیش میں ایک نوعمر صحافی شوبھم شکلا اور چھتیس گڑھ میں صحافی مکیش چندراکر کی افسوسناک موت کے واقعات نے ہمیں اس حقیقت کا دوبارہ ادراک کرایا ہے کہ ہندوستان میں صحافت کا مقام اب وہ نہیں رہا جو ماضی میں تھا۔ ان دونوں صحافیوں کی اموات کی کہانی صرف ان دونوں کی زندگیوں کے خاتمے تک محدود نہیں، بلکہ ایک ایسے زوال کی عکاسی کرتی ہیں جس میں نہ صرف صحافیوں کی آوازیں دبی جارہی ہیں بلکہ عوام کی آزادی اور انصاف کے نظام کی بنیاد بھی لرز رہی ہے۔ جب طاقتوروں کے خلاف اٹھنے والی سچائی کو خاموش کر دیا جاتا ہے تو یہ سماج کے ضمیر کی موت ہوتی ہے۔ ان واقعات نے ہمیں گہرائی سے سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور صحافت کے آزادانہ کردار کو دبانے کی کوششیں ایک دردناک حقیقت کا حصہ بن چکی ہیں، جو ہمیں انصاف کے نظام پر مایوس اور ہمارے معاشرتی اصولوں کو متزلزل کرتی ہیں۔ صحافی کا قتل، دراصل ایک پورے معاشرتی ضمیر کا قتل ہے۔

24 سال کے شوبھم شکلا، جو اتر پردیش کے اناؤ ضلع کے رہائشی تھے، اپنے گھر کے قریب 6 جنوری 2025 کو مردہ پائے گئے۔ پولیس نے ان کی موت کو خودکشی قرار دیا، مگر ان کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ یہ قتل تھا، جس کی پشت پر بی جے پی کے کونسلر کے قریبی افراد کا ہاتھ تھا۔ ان کی موت سے چند ماہ قبل ان کے چھوٹے بھائی کو ایک جھگڑے میں شدید زخمی کیا گیا تھا، لیکن پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی، جس سے عوام کا انصاف کے نظام پر اعتماد مزید متزلزل ہوا۔ یہ صرف ایک نوجوان کی موت نہیں بلکہ ایک ایسے خواب کی موت تھی جو اس نے سچ کیلئے دیکھا تھا۔ شوبھم کی داستان، ایک ایسے نوجوان کی کہانی ہے جو اپنے قلم کی طاقت سے ظلم کے خلاف لڑنا چاہتا تھا لیکن اس کی آواز کو بے رحمی سے خاموش کر دیا گیا۔ اس کے اہل خانہ کی آنکھوں میں آنسو اور دل میں کرب وہ داستان سناتے ہیں جو ہر حساس دل کو جھنجوڑ کر رکھ دیتی ہے۔

اسی طرح، مکیش چندراکر کا کیس بھی ایک سنگین حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ چھتیس گڑھ کے بیجاپور سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی گمشدگی کی اطلاع ان کے بڑے بھائی نے یکم جنوری 2025 کو دی تھی۔ مکیش نے اپنے یوٹیوب چینل پر ایک بڑی سڑک کی تعمیر میں بدعنوانی کو بے نقاب کیا تھا، جو ان کے قتل کی ممکنہ وجہ بن سکتی تھی۔ ان کا جسم دو دن بعد سریش چندراکر کے سیپٹک ٹینک سے ملا، جسے تازہ طور پر سیمنٹ سے بند کر دیا گیا تھا۔ یہ منظر تصور میں لاتے ہی دل دہل جاتا ہے کہ ایک شخص، جو عوامی مفاد کے لیے لڑ رہا تھا، کس طرح بے دردی سے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ مکیش کا خاندان، انصاف کی امید میں حکومتی دفاتر کے چکر کاٹ رہا ہے، ان کی آنکھوں میں سوال ہیں اور دل میں وہ غم ہے جو شاید کبھی ختم نہ ہو۔

ان دونوں واقعات کا پس منظر ہمیں یاد دلاتا ہے کہ صحافت کا مقصد صرف خبر دینا نہیں بلکہ سماج میں انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا اور عوام کی آواز بننا ہے۔ جب ایک صحافی اپنی جان ہار جاتا ہے تو یہ ایک شخص کی موت نہیں ہوتی بلکہ اس نظام کی ناکامی کا ثبوت ہوتی ہے جو سچائی کو دبانے میں مصروف ہے۔ شوبھم اور مکیش کی قربانیاں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ سچ کے راستے پر چلنا کتنا مشکل ہے اور یہ کہ جب صحافت پر پہرے لگتے ہیں تو پورا سماج اندھیروں میں ڈوب جاتا ہے۔

حکومت کی جانب سے مکیش چندراکر کے معاملے میں ایس آئی ٹی کی تشکیل اور صحافیوں کے تحفظ کے قانون کی یقین دہانی ایک مثبت قدم ہے، لیکن یہ اقدامات اس سنگین مسئلے کا حل نہیں ہیں۔ جب تک ایسے جرائم میں ملوث افراد کو سخت سزائیں نہیں ملتیں اور صحافیوں کے لیے ایک محفوظ ماحول فراہم نہیں کیا جاتا، تب تک یہ مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ صحافیوں کی قربانیاں صرف ان کی ذاتی جدوجہد نہیں بلکہ پورے سماج کیلئے ہیں۔

ہم صرف اس وقت آزاد صحافت کی قدر کرسکیں گے جب ہر صحافی کو اس کے کام کرنے کی آزادی حاصل ہو اور وہ بغیر کسی خوف کے سچ کو عوام تک پہنچا سکے۔ صحافت کی آزادی کا تحفظ کرنا صرف حکومت کا نہیں، بلکہ ہر شہری کا فرض ہے۔ یہ ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم ایک ایسا ماحول پیدا کریں جہاں صحافیوں کو اپنے کام کرنے کیلئے کسی قسم کے خوف کا سامنا نہ ہو۔ ہر وہ قطرۂ خون جو شوبھم اور مکیش جیسے صحافیوں کے وجود سے بہتا ہے، ہم سے ایک سوال کرتا ہے کہ کیا ہم ان کے خوابوں کا احترام کرتے ہیں؟

دہلی اسمبلی انتخابات اور مسلمان

بے باک قلم ---------------------------------- ڈاکٹر اسد رضا

ڈاکٹر اسد رضا

> علاوہ ازیں بی جے پی کے متوقع وزیر مسلم بستیوں میں عام آدمی حکومت کی مفت بجلی، پانی اور محلہ کلینکوں جیسی سہولتوں کو اگر پوری طرح نہیں تو جزوی طور پر ہی کٹوتی کی جاسکے اور دھلی میں بی جے کا کوئی متوقع سی ایم یوگی کی طرح مسجد سے لاؤڈ اسپیکر بھی ساؤنڈ پولیوشن کے نام پر ہٹوا سکتا ہے۔ یہ سب باتیں میں اسلیے کہہ رہا ہوں کہا کہ دہلی کے سابق چیف منسٹر صاحب سنگھ ورما، جو خود علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے طالبعلم رہے اور مسلمانوں کے کام اتے تھے لیکن اان کے بیٹے پرویش ورما نے جنہیں بی جے پی قیادت چناو جتنے کے بعد چیف منسٹر بھی بنا سکتی ہے، انہوں نے ۲۰۲۰ کے دہلی اسمبلی چناو کے موقع پر شاہین باغ تحریک کا ذکر کرتے ہوئے راجدھانی کے مسلمانوں کے بارے میں فرمایا تھا، دہلی کے لوگوں کو سوچ سمجھ کر فیصلہ لینا ہوگا۔ یہ لوگ آپکے گھروں میں گھسینگے، آپکی بہن بیٹیوں کو اٹھا یں گے، ریپ کریں گے، ان کو ماریں گے۔ جہاں تک دوسرے متوقع چیف منسٹر رمیش بڈھوڑی کا تعلق ہے تو وہ تو ۲۰۲۳ میں پارلیمنٹ میں سابق ایم پی دانش علی اور مسلمانوں کو گالیوں اور دہشت گرد ہونے کے القاب سے نواز چکے ہیں۔ لہذا اب دہلی کے مسلم ووٹر کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ تقسیم ہوکر اور بی جے پی کو بالواسطہ طور پر کامیاب بنوا کر ذلیل؛ وخوار ہونگے یا متحد ہوکر اور اپنے حلقہ اسبلی کے مضبوط سیکولر امیدوار کو فتح دلا کر راجدھانی دہلی میں ایک اعوام دوست سیکولر اور انصاف پرور سرکار بنانے میں مدد کریں گے۔

دہلی اسمبلی چناو کی تاریخ کا اعلان ہو چکا ہے جسکے مطابق ۵ فروری ۲۰۲۵ کو ووٹ ڈالے جاینگے اور ۸ فروری ۲۰۲۵ کو نتایج کا اعلان کیا جایگا۔ چونکہ ان انتخابات میں کانگریس اور عام آدمی پارٹیاں آمنے سامنے ہیں لہذا دہلی کا مسلم ووٹر تذبذب میں ہے کہ وہ کدھر جائے کانگریس کا ہاتھ تھامے یا جھاڑو پکڑے۔ علاوہ ازیں دیگر سیکولر پارٹیاں جیسے اویسی صاحب کی ال انڈیا اتحاد المسلمین پارٹی، مرزا مہتاب بیگ کی پارٹی وغیرہ میدان میں اپنے امیدوار اتارنے کے لیے پر تول رہی ہیں۔

بیرسٹر اویسی صاحب نے مسلم اکثریت والے اسمبلی حلقوں سے اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا اعلان کیا ہے نیز کچھ دیگر سیکولر سیاسی پارٹیاں بھی میدان میں اپنے اپنے کھلاڑیوں کو لا سکتی ہیں۔ بہرحال جمہوریت میں ہر فرد اور سیاسی جماعت کو چناو لڑنے کا حق ہے لیکن اس حق کی آڑ میں فرقہ پرست مسلم ووٹ کو بے اثر بنانے کی سازشیں رچ رہے ہیں۔ اس لیے ان کی کوشش ہے کہ اوکھلا، سلم پور، شاہدرہ، جامع مسجد، جعفرآباد، مصطفہ باد وغیرہ وغیرہ سے زیادہ سے زیادہ ڈمی یا ووٹ کٹوا مسلم امیدوار اتارے جایں تک مسلمان تقسیم ہو جایں اور بی جے پی کے امیدوار آسانی سے کامیاب ہو جایں اور رمیش ودھوڑی یا پرویش ورما جیسے کسی سخت گیر کو وزیر اعلی بنا کر دہلی کو بھی اتر پردیش اور آسام بنا کر مسلمانوں کو بدنام اور پریشان کیا جا سکے، مدارس اور مساجد کو نشانہ بنایا جا سکے نیز سنبھل کی طرح شاہی جامع مسجد کے پاس مندر تلاش کرنے کے لیے کھدائی کی جائے نیز دہلی کے چند مسلم علاقوں کو بہرائچ بنایا جا سکے، کٹرے یعنی بڑے کے گوشت پر لائی سینسنگ اور صفائی کی آڑ میں پابندی عاید کی جا سکے۔ اس طرح گوشت کا کاروبار کرنے والے مسلمانوں کو گومانس رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا جا سکے یا ان کی ماب لنچنگ کی جا سکے۔

علاوہ ازیں بی جے پی کے متوقع وزیر مسلم بستیوں میں عام آدمی حکومت کی مفت بجلی، پانی اور محلہ کلینکوں جیسی سہولتوں کو اگر پوری طرح نہیں تو جزوی طور پر ہی کٹوتی کی جا سکے اور دھلی میں بی جے کا کوئی متوقع سی ایم یوگی کی طرح مسجد سے لاؤڈ اسپیکر بھی ساؤنڈ پولیوشن کے نام پر ہٹوا سکتا ہے۔ یہ سب باتیں میں اسلیے کہہ رہا ہوں کہا کہ دہلی کے سابق چیف منسٹر صاحب سنگھ ورما، جو خود علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے طالبعلم رہے اور مسلمانوں کے کام اتے تھے لیکن اان کے بیٹے پرویش ورما نے جنہیں بی جے پی قیادت چناو جتنے کے بعد چیف منسٹر بھی بنا سکتی ہے، انہوں نے ۲۰۲۰ کے دہلی اسمبلی چناو کے موقع پر شاہین باغ تحریک کا ذکر کرتے ہوئے راجدھانی کے مسلمانوں کے بارے میں فرمایا تھا، دہلی کے لوگوں کو سوچ سمجھ کر فیصلہ لینا ہوگا۔ یہ لوگ آپکے گھروں میں گھسینگے، آپکی بہن بیٹیوں کو اٹھایں گے، ریپ کریں گے، ان کو ماریں گے۔ جہاں تک دوسرے متوقع چیف منسٹر رمیش بڈھوڑی کا تعلق ہے تو وہ تو ۲۰۲۳ میں پارلیمنٹ میں سابق ایم پی دانش علی اور مسلمانوں کو گالیوں اور دہشت گرد ہونے کے القاب سے نواز چکے ہیں۔ لہذا اب دہلی کے مسلم ووٹر کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ

تقسیم ہوکر اور بی جے پی کو بالواسطہ طور پر کامیاب بنوا کر ذلیل؛ وخوار ہونگے یا متحد ہوکر اور اپنے حلقہ اسبلی کے مضبوط سیکولر امیدوار کو فتح دلا کر راجدھانی دہلی میں ایک اعوام دوست سیکولر اور انصاف پرور سرکار بنانے میں مدد کریں گے۔

اب سوال یہ ہے کہ عام مسلم ووٹر یہ کیسے اندازہ لگایگا کہ عام آدمی پارٹی، کانگریس اور آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین میں سے کس کا امیدوار مضبوط ہے۔ اس سلسلے میں میں یہ تو نہیں کہونگا کہ فلاں پارٹی کو ووٹ دو لیکن میں سیکولر سیاسی رہنماؤں کے بیانات اور تجزیے پیش کر کے یہ اشارہ ضرور کر سکتا ہوں کہ ۲۰۲۵ کے دہلی اسمبلی انتخابات میں اصل مقابلہ کن کن سیاسی پارٹیوں میں ہے اور ایک سیکولر حکومت کیسے تشکیل پا سکتی ہے۔

مشہور صحافی اور ستیہ ٹی وی کے سربراہ آشوتوش کا بھی یہی خیال ہے کہ دہلی اسمبلی چناؤ میں اصلی ٹکّر بی جے پی اور عام آدمی پارٹی کے بیچ ہی ہوگی۔ اب بعض اہم سیاسی رہنماؤں کے خیالات بھی جان لیے جایں جیسے مہاراشٹر کے سابق چیف منسٹر اور کانگریس کے ممتاز رہنما پرتھوی راج چوہان کا ماننا ہے کہ دہلی اسمبلی انتخبات میں عام آدمی پارٹی ہی بی جے پی کو شکست دے سکتی ہے کانگریس نہیں۔ چونکہ دہلی اسمبلی انتخابات میں ال انڈیا مجلس اتحاد المسلمین بھی زیادہ مسلم آبادی والے اسمبلی حلقوں جیسے اوکھلا، مصطفیٰ باد بلی ماران، چاندنی چوک صدر بازار اور جنگ پورا وغیرہ سے اپنے امیدوار اتا

رہی ہے لہذا عام آدمی پارٹی اور کانگریس کو یہ جایز اندیشہ ہے کہ مسلم اکثریت والے حلقہ ہائے اسمبلی میں جذباتی مسلم ووٹر تین پارٹیوں میں تقسیم ہوکر بے اثر ہوسکتا ہے اور بی جے پی کے امیدوار وہاں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے کانگریس کی کونسلر اور معروف جوجھارو کانگریسی رہنما آصف خان کی صاحبزادی اریبہ خان نے ال انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کو بی جے پی کی بی ٹیم کہا ہے۔ ان کا الزام کتنا ٹھیک ہے اور کتنا غلط یہ تو میں نہیں کہہ سکتا تاہم اس بات سے انکار بھی نہیں کر سکتا کہ چونکہ اتحاد المسلمین نے اوکھلا سے دہلی فساد کے ملزم شفاالرحمن کو جو فی الحال جیل میں ہیں، اپنا امیدوار بنانے کا اعلان کیا ہے نیز اسی طرح مصطفہ باد سے بھی ایسٹ دہلی کے فرقہ وارانہ فساد کے ایک ملزم طاہر حسین کو، جو جیل، میں بند ہیں۔ اویسی صاحب نے اپنی پارٹی کا امیدوار بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اب یہ تو ۸ فروری کو آنے والے چناوی نتایج ہی بتلایں گے کی کون ہارتا ہے اور کون کامیاب ہوتا ہے تاہم یہ ایک سچائی ہے کہ ان دونوں امیدواروں کو خاصی تعداد میں مسلم ووٹ حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ جذباتی مسلم ووٹر بہر حال ان امیدواروں کو ووٹ دے سکتا ہے البتہ دور اندیش اور سمجھدار مسلم ووٹر بلا شبہ بی جے پی کو روکنے کے لیے جیتنے والی اور دہلی میں سیکولر حکومت تشکیل دینے والی پارٹی کے امیدوار کو ہی ووٹ دے گا۔ یہاں اتر پردیش کے ۲۰۲۲ کے اسمبلی انتخابات کا تذکرہ بھی مناسب ہوگا جہاں اگرچہ مسلم رائے دھندگان کیا کثریت نے سماجوادی پارٹی کو ہی ووٹ دیا تھا لیکن کچھ ہزار جذباتی اور غیر دور اندیش مسلم ووٹر ایک مسلم پارٹی کی لچھے دار باتوں میں آکر اسکے ساتھ چلے گئے تھے اور نتیجاً لگ بھگ سوستوں پر سماجوادی پارٹی کے امیدوار ہار گئے تھے اور بی جے پی کے امیدوار ہزار دو ہزار ووٹ سے کامیاب ہو گئے تھے اور یوگی پھر چیف منسٹر بن گئے تھے جب کہ اسکے بر خلاف مغربی بنگال کے مسلم ووٹروں نے دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہو ٭ یک مشت ٹی ایم سی کو ووٹ دے کر کامیاب بنایا حالانکہ وہاں بھی مسلم پارٹیوں نے اپنے امیدوار کھڑے کیے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دہلی کے مسلم ووٹر اتر پردیش کے مسلمانوں کی راہ پر چلتے ہے یا مغربی بنگال کے مسلمانوں کے راستے پر۔ بہر حال یہ طے ہے کہ مسلم ووٹر کی جذباتیت اور غیر دور اندیشی دہلی میں کسی یوگی یا سرما کو چیف منسٹر بنوا سکتی ہے اور پھر دہلی کے مسلمانوں سے یہی کہنا پڑے گا؛

اب پچھتاوت ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

زرعی پالیسی کا مسودہ: نئی بوتل میں پرانا زہر

زرعی پالیسی کے نئے مسودے میں بھی سابقہ متنازعہ قوانین کی طرح کسانوں کی حق تلفی اور کارپوریٹ غلبہ کو فروغ دیا گیا ہے۔ اس میں 'ایم ایس پی' کا کوئی ذکر نہیں، جبکہ کسان اس کے قانونی حق کی مانگ کر رہے ہیں

کُسم اروڑہ

سال 2024 میں مرکزی وزارتِ زراعت نے زرعی شعبے میں 'اصلاحات' کی مسلسل کوششیں کیں۔ مارچ میں اس نے وزیرِ اعظم نریندر مودی کی تیسری مدت کار کے پہلے 100 دنوں میں نیشنل کونسل فار ایگریکلچر اینڈ رورل ٹرانسفارمیشن (این سی اے آر ٹی) کے قیام کا خیال پیش کیا۔ این سی اے آر ٹی کی تجویز زرعی شعبے کے لیے پالیسی اور پروگرام تیار کرنے والے ایک وفاقی ادارے کے طور پر کی گئی تھی۔ اکتوبر میں وزارت نے مختلف زرعی امور جیسے فصل کا انتخاب، بوائی، آبپاشی، کاشت، کاشت کے بعد کی دیکھ بھال، کھاد، انٹرنیٹ آف تھنگز ٹیکنالوجی اور ذخیرہ اندوزی کو معیاری بنانے کے لیے نیشنل ایگریکلچر کوڈ (این اے سی) کا خیال پیش کیا۔

نومبر میں وزارت نے زرعی مارکیٹنگ سے متعلق قومی پالیسی کا مسودہ جاری کیا اور کسانوں سے دو ہفتوں میں اس پر رائے طلب کی۔ یہ سب کسانوں یا ریاستوں سے مشورہ کیے بغیر لایا گیا تھا، جبکہ آئین میں زراعت اور زرعی مارکیٹنگ ریاستی فہرست کے موضوعات ہیں۔ یہ کوششیں وزارت کے 'سب کے لیے ایک حل' کے تصور اور زرعی شعبے کو کارپوریٹ بنانے کے عزم سے نکل کر سامنے آئی ہیں۔ وزارت زرعی شعبے کے کارپوریٹ بنانے کو ہندوستان کے زرعی مسائل کے تمام حل کے طور پر پیش کرتی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ وزارت نے 2021 میں تین متنازعہ زرعی قوانین کو منسوخ کرنے کے بعد تشکیل دی گئی ماہرین کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کی رپورٹ کو بھی دبا یا ہے۔ اگر رپورٹ پیش کی بھی گئی، تو شاید حکومت کو یہ پسند نہ آئی ہو۔ ستمبر میں سپریم کورٹ نے ریٹائرڈ آئی پی ایس افسر بی ایس سندھو، موہالی کے رہائشی دیویندر شرما، ماہرِ معیشت رنجیت سنگھ گھومن اور پنجاب زرعی یونیورسٹی کے زرعی معیشت کے ماہر سکھ پال سنگھ جیسے آزاد ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جنوری 2025 میں اس کی پہلی رپورٹ آنے کی توقع ہے۔

ایسے حالات میں وزارت نے مارکیٹنگ کے حوالے سے پالیسی کا مسودہ اتنی اجلت میں کیوں جاری کیا؟ کسانوں اور مختلف زرعی ماہرین کا ماننا ہے کہ کسانوں کے جاری احتجاج سے خوفزدہ ہوئے بغیر حکومت زرعی شعبے پر کارپوریٹ کا قبضہ قائم کرنے کی بنیاد تیار کرنے میں مصروف ہے۔ آل انڈیا کسان سبھا (اے آئی کے ایس) کے پی کرشن پرساد کہتے ہیں، ''نئے ڈھانچے والا یہ مسودہ تین متنازعہ زرعی قوانین کو عقبی دروازے سے دوبارہ نافذ کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے، جنہیں کھیتی، خوراک کی صنعت اور عوامی نظام ترسیل (پی ڈی ایس) کے کارپوریٹ کے حوالہ کرنے کی فکر کی وجہ سے منسوخ کیا گیا تھا۔'' ان کا کہنا تھا، "یہ اصلاحات زرعی، زمین، صنعت اور منڈیوں پر ریاستی حکومتوں کے اختیارات کی خلاف ورزی کرنا چاہتی ہیں، حالانکہ یہ شعبے آئین کی ریاستی فہرست میں شامل ہیں۔'' زرعی مارکیٹنگ کے مسودے کی فوری نوعیت پر سوال اٹھاتے ہوئے پروفیسر گھومن پوچھتے ہیں، ''آخر اتنی جلدی کیا تھی؟ کسانوں کی تشویشات درست ہیں کیونکہ مسودہ معاہدہ کھیتی، نجی منڈیوں اور 'ایک ملک، ایک بازار' کی بات کرتا ہے۔ جبکہ کسان گزشتہ 10 مہینوں سے تمام فصلوں کے لیے ایم ایس پی کو قانونی حیثیت دینے کی مانگ کر رہے ہیں، اس مسودے میں ایم ایس پی کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔''

بین الاقوامی زرعی تجارت اور مارکیٹنگ کو بھی نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ وزارتِ تجارت کی طرف سے عائد برآمدی محصولات، پابندیاں اور کم از کم برآمدی قیمت کی پالیسیاں اور برآمدات پر دیگر اسی طرح کی پابندیاں اکثر ہندوستانی کسانوں کے لیے بڑے نقصانات کا سبب بنتی ہیں، خاص طور پر جب دنیا بھر میں قیمتیں زیادہ ہوں۔

شبہ اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت جس طرح 'اصلاحات' کے طور پر تبدیلیوں کو نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے، وہ بہت چالبازی سے بھرپور ہے۔ کیا مرکزی حکومت کو اس معاملے پر پہلے ریاستوں اور کسانوں سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی؟ وزارت کو یہ بھی واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ یکساں 'سب کے لیے ایک پالیسی' ہمارے جیسے بڑے ملک میں کیسے کام کرسکتی ہے، جہاں مٹی اور فصلوں کے نمونوں میں تنوع ہے، آب وہوا، کھانے پینے کی عادات اور غربت کی سطح بہت مختلف ہیں۔ کیا ان تبدیلیوں کو پہلے زرعی لحاظ سے پسماندہ ریاستوں یا چھوٹی ریاستوں میں نافذ کرنا بہتر نہیں ہوتا؟

زرعی وزارت کی مسودہ پالیسی اس بات پر زور دیتی ہے کہ اس کا بنیادی مقصد' ملک میں ایسا مارکیٹنگ ماحولیاتی نظام تیار کرنا ہے جس میں تمام طبقوں کے کسانوں کو اپنی پیداوار کے لیے بہترین قیمت حاصل کرنے کے لیے ان کی پسند کا بازار ملے۔ تضاد یہ ہے کہ یہ مسودہ ہندوستانی زراعت کی مضبوط صحت کی بات کرتے ہوئے شروع ہوتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 17-2016 اور 23-2022 کے دوران زرعی شعبے میں مسلسل 5 فیصد سالانہ ترقی دیکھی گئی، جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ غذائی اجناس اور تیل بیج کی پیداوار بالترتیب 328.9 میٹرک ٹن اور 39.6 میٹرک ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی ہے۔ مسودے کا دعویٰ ہے کہ ہارٹیکلچر نے متاثر کن ترقی درج کرتے ہوئے 352.23 میٹرک ٹن کی پیداوار حاصل کی ہے اور زرعی برآمدات 50.2 ارب امریکی ڈالر کی اپنی ریکارڈ بلند سطح پر ہیں۔ پھر تو سب کچھ ٹھیک ہوگا، ہے نا؟ بالکل نہیں۔ مسودے میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں بہت بڑی تعداد میں چھوٹے اور محنت کش کسان ہیں۔ چھوٹی ہوتی کاشت، پیداوار کی زیادہ لاگت، اچھے بازاروں تک رسائی نہ ہونا اور مانگ کی بنیاد پر پیداوار کی کمی کسانوں کو اپنی پیداوار کے لیے زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کرنے سے روکتی ہے۔

چھوٹے اور محنت کش کسانوں کے لیے یہ

مسودہ زرعی مارکیٹنگ سے متعلق 12 اصلاحات کی تجویز پیش کرتا ہے جن میں نجی تھوک بازاروں کی اجازت دینا، خوراک کے پروسیسرز، برآمد کنندگان، منظم خوردہ فروشوں اور تھوک خریداروں کی طرف سے براہ راست تھوک خریداری شامل ہے۔ پالیسی دستاویز گوداموں، سائیلو اور کولڈ اسٹوریج کو ڈیمڈ مارکیٹ قرار دیتی ہے اور ای-ٹریڈنگ پلیٹ فارمز، ایک ہی جگہ پر مارکیٹ فیس وصول کرنے، واحد یکجا لائسنس، مارکیٹ فیس اور کمیشن فیس کو معقول بنانے کی بات کرتی ہے۔

مسودے کے باب 7 میں لکھا ہے، ''نجی بازاروں کو اپنے درمیان اور اے پی ایم سی (زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی) بازاروں سمیت دیگر مارکیٹنگ چینلز کے ساتھ مقابلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ نجی بازاروں کے قیام سے کسانوں اور بازار کے درمیان تعلق بہتر ہوتا ہے اور اس طرح نجی بازار کسانوں کی آمدنی بڑھانے میں مددگار ہوں گے۔ حالانکہ بیشتر ریاستوں نے نجی تھوک منڈیوں کے قیام کے لیے ضروری اہتمام کیے ہیں، پھر بھی مہاراشٹر، گجرات، راجستھان، کرناٹک اور اتر پردیش جیسی چند ریاستوں میں ہی نجی منڈیاں قائم ہو پائی ہیں۔'' مسودہ پالیسی میں کئی ایسے نکات موجود ہیں جو ان تین متنازعہ زرعی قوانین سے مماثلت رکھتے ہیں، جن کی وجہ سے کسانوں نے ایک سال تک احتجاج کیا اور حکومت کو ان قوانین کو منسوخ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ ان نکات میں شامل ہیں:

کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی): کسان تمام فصلوں کے لیے ایم ایس پی کی قانونی ضمانت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حکومت نے اس مطالبے کو نظرانداز کیا ہے۔ 2 جنوری سے تادم مرگ بھوک ہڑتال پر بیٹھے سردار جگجیت سنگھ ڈلے وال اور سرون سنگھ پنڈھیر کی قیادت میں کسان مزدور مورچہ کے بینر تلے کسان 13 فروری 2024 سے شمبھو اور کھنوری سرحدوں پر احتجاج کر رہے ہیں۔ حالانکہ زرعی امور پر پارلیمنٹ کی مستقل کمیٹی نے 17 دسمبر کو اپنی رپورٹ میں ایم ایس پی کی سفارش کی تھی لیکن مسودہ پالیسی میں ایم ایس پی کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔

نجی سرمایہ کاری: نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی شراکت سے اجارہ داری کے خطرات بڑھ جاتے ہیں جس سے کسانوں کی سودے بازی کی صلاحیت کم ہوسکتی ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کسانوں کے لیے قائم منڈی کا نظام بہت اہم ہے لیکن قومی ڈھانچے کے نفاذ سے یہ ختم ہوسکتا ہے۔ نجی سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر مسودے میں زور دیا گیا ہے جو کہ اس وقت کے دوسرے زرعی قانون فارمرز (ایمپاورمنٹ اینڈ پروٹیکشن) ایگریمنٹ آن پرائس ایشورنس اینڈ فارم سروسز ایکٹ سے ملتا جلتا ہے۔

معاہدہ کھیتی: یہ فارمرز (ایمپاورمنٹ اینڈ پروٹیکشن) ایگریمنٹ آن پرائس ایشورنس اینڈ فارم سروسز ایکٹ معاہدہ کا حصہ تھا جو معاہدہ کھیتی (کنٹریکٹ فارمنگ) اور نجی کاری کو فروغ دینے والا تھا۔ مسودہ پالیسی میں اس کا دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔

نجی منڈیاں: مسودہ پالیسی اے پی ایم سی بازاروں یا 'منڈیوں' کو عوامی نجی شراکت داری (پی پی پی) کے تحت مخصوص بنیادی ڈھانچے اور خدمات سے لیس کرنے کی بات کرتی ہے۔ یہ گوداموں اور کولڈ اسٹوریج کی سہولتوں جیسے مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے میں نجی سرمایہ کاری کو فروغ دیتی ہے اور ڈیجیٹل ٹریڈنگ اور ای مارکیٹ پلیٹ فارمز کو اپنانے کی ترغیب دیتی ہے۔ کسانوں کا ماننا ہے کہ یہ اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ نجی کارپوریٹ ادارے منڈیوں پر قبضہ کرسکیں۔ مسودہ پالیسی میں نجی تھوک بازاروں کے قیام کی اجازت دینے اور پروسیسرز، برآمد کنندگان، منظم خوردہ فروشوں اور تھوک خریداروں کو براہ راست تھوک خریداری کی اجازت دینے کا بھی ذکر ہے۔ یہ گوداموں، سائلو اور کولڈ اسٹوریج کو ڈیمڈ مارکیٹ قرار دیتا ہے اور ای ٹریڈنگ پلیٹ فارمز، مارکیٹ فیس کا واحد پوائنٹ وصولی، واحد لائسنس، مارکیٹ فیس اور کمیشن فیس کو معقول بنانے کی بات کرتا ہے۔

ایک ملک ایک بازار: مسودہ موجودہ زرعی مارکیٹنگ کے نظام میں بنیادی تبدیلیاں لاتے ہوئے اسے ایک یکجا قومی بازار (یو این ایم) میں تبدیل کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے جو ایک ویلیو چین سینٹرک انفراسٹرکچر (وی سی سی آئی) سے جڑا ہوگا۔ فارمرز پروڈیوس ٹریڈ اینڈ کامرس (پروموشن اینڈ فیسلیٹیشن) ایکٹ 2021 نے بھی کسانوں کو اے پی ایم سی منڈیوں کے باہر اپنی پیداوار بیچنے کی اجازت دی تھی۔ مودی حکومت کا دعویٰ تھا کہ یہ قانون کسانوں کو ایک کھلا بازار فراہم کرے گا اور وہ ملک کے کسی بھی حصے میں مختلف پلیٹ فارمز پر براہ راست صارفین کو اپنی پیداوار بیچ سکیں گے۔

ٹیکنالوجی اور کاروباری حکمت عملی پر زور: مسودے میں انٹرنیٹ آف تھنگز (آئی او ٹی)، بلاک چین ٹیکنالوجی، یکجا آوٹ پٹ مینجمنٹ سسٹم اور ڈیجیٹلائزیشن پر زور دیا گیا ہے، جو منسوخ کیے گئے قوانین کی خصوصیت تھی۔ سنیکت کسان مورچہ کے رہنما بلبیر سنگھ راجے وال نے کہا، ''مودی حکومت کا پیغام واضح ہے، وہ پنجاب میں اے پی ایم سی منڈیوں کو توڑنا چاہتے ہیں اور زراعت میں کارپوریٹ اجارہ داری لانا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی پنجاب سے بدلہ لینے پر مصر ہیں کیونکہ ہم نے دہلی میں کسانوں کے احتجاج کی قیادت کی تھی۔ چونکہ زراعت ریاست کا موضوع ہے، اس لیے ہم نے پنجاب کے وزیر زراعت گورمیت سنگھ کھڈیان سے درخواست کی ہے کہ وہ پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد لائیں اور نئی مسودہ پالیسی کا مقابلہ کریں۔'' راجے وال نے دعویٰ کیا کہ نئی مسودہ زرعی پالیسی پنجاب کے اپنے وسائل اور زرعی معیشت پر سے کنٹرول اسی طرح ختم کر دے گی جیسے جی ایس ٹی نے ریاستوں کی مالی خودمختاری کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی۔

XXXXXX

دارالعلوم زکریا دیوبند میں انجمن اصلاح اللسان اور النادی الادبی العربی کا اختتامی پروگرام

علوم میں مہارت پیدا کرنے کے لیے عربی زبان کا سیکھنا ہر ایک کے لیے ضروری: مفتی شریف خان

جلال آباد (قاضی طارق)

دیوبند کا مشہور و معروف ادارہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں انجمن اصلاح اللسان اور النادی الادبی کا اختتامی پروگرام منعقد ہوا دارالعلوم زکریا دیوبند کے تمام طلباء نے اور اسی طرح سے تمام اساتذہ نے شرکت کی اس موقع پر بطور خاص دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا عارف جمیل صاحب قاسمی حفظ اللہ رئیس التحریر الداعی نے شرکت فرمائی طلبہ عزیز نے عربی زبان میں اور اسی طریقے سے اردو زبان میں شاندار تقاریر پیش فرمائی اور عربی نعتوں سے اور اردو نعتوں سے حاضرین کے دل جیت لیے اس موقع پر حضرت مہمان خصوصی نے طلباء کو قیمتی نصیحتوں سے مستفیض فرماتے ہوئے طلباء کو عربی زبان کے سیکھنے پر خاص توجہ دلائی اور عربی زبان سیکھنے کے اصول سمجھائے اور کہا کہ سبھی طلباء نے بہت شاندار پروگرام پیش فرمایا اس کے بعد دارالعلوم زکریا کے مہتمم حضرت مولانا مفتی شریف خان نے طلباء کو اپنی قیمتی نصیحتوں سے مستفیض فرمایا اور طلباء سے کہا کہ طلباء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اس لیے طلباء کو علم وعمل کے اندر بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے اور مزید یہ کہا کہ طلبہ قوم کا سرمایہ ہیں اس لیے طلباء کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی ضرورت ہے اس کے بعد اساتذہ کے ہاتھوں سے پروگرام میں شرکت کرنے والے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا جن میں گراں قدر کتابیں طلبہ کو دی گئی۔

پروگرام کی دارالعلوم زکریا دیوبند کے مہتمم مفتی شریف خان نے صدارت فرمائی اور نظامت کے فرائض مشترکہ طور پر مفتی شاہنواز مفتی طارق انور مفتی کاظم نے بخوبی انجام دے پروگرام کا آغاز متعلم محمد قمر کی تلاوت سے ہوا اور نعت نبی کا گلدستہ زید السلام نے اپنی دلکشی آواز میں پیش کیا۔ اس موقع پر جامعہ ہذا کے تمام ہی اساتذہ نے شرکت کی جن میں بطور ناظم تعلیمات مفتی ہارون مولانا نعمان مفتی شاہ نواز مفتی کاظم مفتی طارق انور منیجر قاری سلمان قاری فارخ عظیم حافظ منظور حسن شعبہ صحافت کے نگراں قاضی طارق مولانا صغیر مفتی بابر مولانا زاہد ان کے علاوہ جامعہ ہذا کے تمام طلباء و اساتذہ شریک رہے آخر میں انجمنوں کے کنویز مفتی شاہ نواز اور مفتی طارق انور نے تمام کا دل سے شکریہ ادا کیا اور حضرت مہتمم صاحب کی دعا پر انجمن کا اختتام ہوا۔

دستور کو سیکولر بنوانے میں جمعیۃ علماء کا بنیادی کردار ہے: مفتی اشتیاق احمد قاسمی

جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا قاری زبیر احمد قاسمی منعقد ہوا

بھرائچ (ایجنسی):

سلامت ہال جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت بزرگ عالم دین مولانا قاری زبیر احمد قاسمی منعقد ہوا، اجلاس کا آغاز صدر محترم کے دست مبارک سے پرچم کشائی اور مولانا قاری عبد المتین قاسمی استاذ جامعہ نور العلوم کی تلاوت، مولانا محمد سعد اختر، محمد سبحان الحق، ابوعبیدہ کی نعت اور محمد راقب تارہ پوری کے ترانہ جمعیۃ سے ہوا، بعدہٗ مولانا محمد عنایت اللہ قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ نے گذشتہ میٹنگ کی کارروائی اور تین سالہ رپورٹ پڑھی، جس کی سامعین نے ہاتھ اٹھا کر تائید وتوثیق کی۔

پھر مولانا مفتی عبد الوحید قاسمی جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ ضلع بہرائچ نے دینی تعلیمی بورڈ اور جمعیۃ یوتھ کلب کے سلسلے میں معروضات پیش کیں۔ بعد ازاں مولانا مفتی اشتیاق احمد قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع بہرائچ نے خطاب کرتے ہوئے کہا؛ خدامان جمعیۃ کی جدوجہد اور جہد مسلسل سو سال سے زائد عرصے پر مشتمل ہے۔ جمعیۃ علماء کی خدمات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ جس وقت جمعیۃ علماء کا قیام عمل میں آیا تھا، اس وقت انگریزوں کے ظالمانہ قبضے سے ملک کو چھڑانا ہی اس کا سب سے اہم مقصد تھا۔ ملک کی مکمل آزادی کا نعرہ جمعیۃ نے ہی بلند کیا تھا۔ آزادی کے بعد مسلمانانِ ہند کی شیرازہ بندی اور ان کے مسائل کو حل کرنے کی فکر میں اکابر جمعیۃ منہمک ہوگئے۔ دستور کو سیکولر بنوانے میں بھی جمعیۃ علماء کا بنیادی کردار ہے۔ اسی طرح ابھی تازہ ترین مسئلہ وقف کا ہے اس کے لیے بھی ہمارے اکابرین دن ورات جا با بجا پروگرام کر رہے ہیں اور یہ ٹھان رکھا ہے کہ ان شاءاللہ اس کو منظور نہیں ہونے دینا ہے۔

مولانا صلاح الدین مظاہری نائب صدر جمعیۃ علماء بہرائچ نے کارکنان کو خطاب کرتے ہوئے کہا؛ جمعیۃ علماء نے چو مکھی لڑائی لڑی ہے۔ انہوں نے اکابر کی زندگی اور تاریخ جمعیۃ کے مطالعہ پر زور دیتے ہوئے کارکنان سے کہا کہ آپ حضرات مولانا محمد میاں وغیرہم کی کتب کا مطالعہ کریں۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی اور مولانا مدنی قدس سرہم کے الفاظ کو دہراتے ہوئے کہا جمعیۃ علماء ہند مظلوموں اور مصیبت زدوں کی امداد کا مرکز اور سیکولرزم کو بڑھانے کا اہم ادارہ ہے۔ انہوں نے کہا اگر ہندوستان زندہ حقیقت ہے تو مسلمانوں کو یرغمال نہیں بنایا جاسکتا۔

مہمان خصوصی مولانا مفتی ظفر احمد قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء وسطی ژون اتر پردیش نے جمعیۃ ہیٹ کرائم سے متعلق مفصل اور مفید خطاب کرتے ہوئے کہا؛ کہ جمعیۃ علماء وہ تنظیم ہے جو ہر شعبہ میں مسلمانوں کی ہر ممکن خدمت کے لیے ہمہ وقت حاضر رہتی ہے۔ جمعیۃ نہ ہوتی تو کوئی اور جماعت کھڑی نہ ہوتی لیکن یہ کارکنان جمعیۃ کے لیے سعادت کی بات ہے کہ اللہ نے اپنے مخلوق کی خدمت کے لیے ہم سب کو منتخب کیا۔ جمعیۃ علماء کے متعدد شعبوں میں سے ایک اہم شعبہ جسٹس اینڈ امپاورمنٹ آف مائنرٹیز ہے۔ اس کا مقصد معاشرے میں رونما ہونے والے جرائم کو ریکارڈ پر لانا اور ان پر قدغن لگانا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں مکمل تفصیلات سے آگاہ بھی کیا۔ لکھیم پور میں ہونے والے اجلاس عام سے متعلق انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ جمعیۃ علماء بہرائچ اس اجلاس کو کامیاب کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی۔ مفتی ظفر احمد قاسمی نے جمعیۃ علماء کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ جمعیۃ علماء بہرائچ اپنی نمایاں کارکردگی کی بنا پر جمعیۃ کے مثالی اضلاع میں شامل ہوچکی ہے۔

منتظمہ کے اجلاس میں مقامی یونٹوں کے نظماء نے اپنے اپنے یونٹ کی کارگزاری بھی پیش کی۔ جب کہ مفتی محمد سلمان سیتاپوری نے جدید ممبر سازی کے طریقہ کار پر مشتمل پریزنٹیشن پیش کی۔ مجلس منتظمہ کے اجلاس کو مفتی ہلال احمد سیتاپوری، مولانا ڈاکٹر عبد الحنان قاسمی، مولانا محمد خالد قاسمی، مولانا سلیم قاسمی بابا گنج، مفتی صہیب احمد قاسمی، مولانا ارشد رئیس قیصر گنج، قاری عبد الصمد، ماسٹر عبد الخالق وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔ منتظمہ کے اجلاس میں خصوصی طور پر شرکت کرنے والوں میں حافظ محمد سعید اختر نوری سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش، مولانا امیر احمد قاسمی، مولانا ابوالکلام قاسمی، مولانا سعید الرحمٰن قاسمی، مولانا حاجی رئیس احمد قاسمی، حاجی قمر احمد، مولانا محمد ہارون قاسمی، مولانا محمد کلیم ندوی، ؟ مولانا محمد سعید قاسمی، مولانا اسرار احمد قاسمی، مولانا اسرار الحق قاسمی، مولانا افتخار احمد بیگ، حافظ مختار احمد نوری، حافظ حیات اللہ نوری، قاری قمر الدین فرقانی، قاری محفوظ احمد نوری، مفتی سفیان احمد قاسمی، مولانا نور احمد ندوی، مولانا محمد ارشد ندوی، قاری محمد احسان، عبد القیوم مکرانی، مولانا جسیم احمد قاسمی، مولانا اخلاق احمد قاسمی، مولانا وصی اللہ قاسمی، مولانا سالم حیات اللہ نوری، مولانا محمد زید قاسمی، حافظ محمد میکائیل نوری، مولانا اظہار الدین۔ آخر میں مولانا محمد عنایت اللہ قاسمی نے اجلاس میں آئے ہوئے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا، صدر اجلاس کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔

بلاتفریق انسانیت کی خدمت کرنا نیک کام ہے: پنکج تیواری

ایڈیشنل ضلع جج کے بدست پیام انسانیت فورم کے تحت ضلع جیل میں کمبل وگرم ملبوسات تقسیم

سلطانپور (ایجنسی) سردیوں کے موسم کے پیش نظر ضلع جیل سلطان پور میں سماجی تنظیم آل انڈیا پیام انسانیت فورم لکھنؤ کی سلطان پور یونٹ کی جانب سے کمبل تقسیم کرنے کا پروگرام ہوا۔ جس میں وہاں مقیم قیدیوں و 100 ضرورتمندوں کو بلاتفریق کمبل، چپل اور گرم انر، جیکٹس، لوار اور ٹوپیاں وغیرہ تقسیم کی گئیں۔ اس میں خواتین بھی شامل رہیں۔ اس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی ایڈیشنل ضلع جج پنکج تیواری شریک ہوئے۔ انہوں موجود تمام لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری جیل میں بہت سے ایسے قیدی ہیں جنہیں سردیوں کے موسم میں گرم کپڑوں اور کمبلوں کی ضرورت تھی انہیں آج آل انڈیا پیام انسانیت کی طرف سے کمبل تقسیم کیے گئے جو کہ ایک بہت ہی نیک کام ہے۔ فورم گزشتہ نصف صدی سے معاشرہ میں بلا تفریق انسانیت کی خدمت کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس قسم نیز بہتر معاشرہ کے لیے کام کرنے والے اداروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ انہوں نے فورم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے کام ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو مزید ذمہ داری سے نبھانے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ انہوں نے مستقبل میں بھی تنظیم کے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ تنظیم کی جانب سے مولانا سہیل ندوی نے کہا کہ یہ تنظیم سنگم شہر الہ آباد سے ایک بہتر معاشرہ کی تشکیل کے مقصد سے شروع کی گئی تھی اور ہم سب جانتے ہیں کہ سنگم بھی ہمارے ملک کے اتحاد کی ایک علامت ہے۔ جس طرح گنگا، جمنا اور سرسوتی سنگم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں، اسی طرح اگر ملک کے تمام مذاہب کے لوگ مل جل کر رہیں، ملک کی ترقی کریں، انسانیت کے لیے بلاتفریق کام کریں تو یقیناً ہم ایک بہتر معاشرہ اور ایک بہتر ملک تشکیل دے سکتے ہیں جو پوری دنیا کے لیے ایک مثال ہوگا۔ اس موقع پر جج پنکج تیواری، کے علاوہ جیلر نیرج سریواستو مرزا غزالی بیگ، حافظ حبیب اللہ، محمد احمد عظمت اللہ اور شمشاد موجود تھے۔ آخر میں کوآرڈینیٹر محمد شفیق چودھری نے تمام مہمانوں نیز جیل انتظامیہ کے تعاون پر شکریہ ادا کیا۔

سرکاری ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی کے احکامات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایات

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ 1983 میں جاری سرکاری حکم پر نہ صرف ریاستی میڈیکل کالجوں میں تعینات ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی عائد کرے بلکہ ریاستی طبی خدمات اور ضلع اسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پر بھی پابندی عائد لگانے کی پالیسی پر عمل درآمد کریں۔ عدالت نے پرنسپل سکریٹری میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ہیلتھ اتر پردیش کو ہدایت دیتے ہوئے ان سے ذاتی حلف نامہ طلب کیا گیا ہے۔ درخواست کی اگلی سماعت 10 فروری کو ہوگی۔ یہ حکم جسٹس روہت رنجن اگروال نے میڈیکل کالج پریاگ راج کے پروفیسر ڈاکٹر اروند گپتا کی عرضی کی سماعت کے دوران دیا۔ عرضی گزار نے خود کو پھنستے دیکھ کر عرضی واپس لینے کی درخواست دی تھی جسے عدالت نے مسترد کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر ڈاکٹر پیسے کمانے کے لیے مریضوں کو نرسنگ ہوم یا پرائیویٹ اسپتالوں میں بھیجتے ہیں۔ سرکاری اسپتال میں علاج نہیں کرتے ہیں۔ مریض علاج کے لیے نجی اسپتالوں میں جانے پر مجبور ہیں۔

غریب نواز کی شان میں محفل کا انعقاد

مشاہد نگر، گونڈہ (نامہ نگار) ہر سال کی طرح اس سال بھی گذشتہ روز منکا پور روڈ پر سعد اللہ نگر بازار میں واقع چشتی مشن تنظیم کے زیر اہتمام عرس غریب نواز بڑے ہی شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا۔ محفل کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے حافظ وقاری طالب رضا منظری نے کی۔ بارگاہِ خواجہ میں شاندار منقبت پیش کرنے کیلئے محفل کے خصوصی شاعر احمد نوری ملک نے نعت ومنقبت کے اشعار پیش فرما کر محفل کو رونق بخشی۔ صدرِ محفل مولانا قاری بلال احمد صدیقی نے غریب نواز کی زندگی پر روشنی ڈالی اور کہا سرکار عطائے رسول سلطان الہند اپنی پوری زندگی مخلوق کو راہِ راست پر لانے پر صرف کیا سچ اور حق کو اپنایا مولانا موصوف نے آگے کہا ہم سب کو غریب نواز کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیے اور لوگوں کو اس پر آمادہ کرنا چاہیے کہ غلط کاموں سے ہمیشہ دور رہیں۔ حضور خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتر ہے محفل کا اختتام درود وسلام پر ہوا بعدہ ملک میں امن شانتی اور ترقی کی لیے دعا کی گئی بالخصوص مسلمانوں کی عزت وآبرو کے لئے دعا ہوئی۔ محفل میں حافظ افروز عالم نوری، حافظ عقیل احمد صدیقی، حافظ وقاری ممتاز احمد مشاہدی، حضرت حافظ عقیل احمد صدیقی ماسٹر جنید احمد مغربی، ارشاد احمد حشمتی، محمد زید، گنگارام وغیرہ نے شرکت کی۔

روڈ سیفٹی مہم کے تحت بغیر ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے گاڑی چلانے والوں کو پھول دیکر ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی تلقین

پھول پور اعظم گڑھ (ایجنسی): یکم جنوری سے ۳۱ جنوری تک چلائی جارہی روڈ سیفٹی مہم کے تحت آعظم گڑھ شہر کے محلہ نرولی میں واقع ترنگا چوراہے پر چکنگ مہم چلائی گئی۔ اس دوران اسکاوٹ گائڈ کے طلباء کی مدد سے بغیر ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ لگائے گاڑی چلانے والوں کو گلاب اور پمفلیٹ دیکر انہیں ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس موقع پر ڈویژنل ٹرانسپورٹ افسر ایڈمنسٹریشن وشنودت مشرا نے بتایا کہ سردی کی دھند کی وجہ سے آجکل اکثر حادثات ہورہے ہیں۔ انہوں لوگوں کو ہلمٹ افادیت کی جانکاری دیتے ہوئے انہوں نیکہا کہ یہ مہم صرف اس لئے چلائی جارہی ہے تاکہ کوئی حادثہ پیش آئے تو ہیلمٹ پہننے کی وجہ سے انکی جان بچ سکے۔ انہوں نیکہا کہ ہم اور آپ جب گھر سے نکلتے ہیں تو ہمارے اہل خانہ کو اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ ہم بحفاظت گھر کو لوٹینگے۔ اتفاقیہ طور پر کوئی حادثہ پیش اجائے تو جو انہیں تکلیف پہنچتی ہے اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

جنسی تشدد نہ صرف غیر انسانی فعل، بلکہ عورت کے پرائیویسی پر بھی ناجائز قبضہ: ہائی کورٹ

پریاگ راج (ایجنسی) الہ آباد ہائی کورٹ نے نابالغ لڑکی کی عصمت دری کے ملزم کو ضمانت دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ عصمت دری کا شکار ہونے والے کو دہری پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پہلا جنسی تشدد کا واقعہ اور دوسرا اس کے بعد ٹرائل۔ جسٹس سنجے کمار سنگھ کی بنچ نے متاثرین پر ڈالے جانے والے گہرے جذباتی اور جسمانی دباؤ پر تبصرہ کیا، خاص طور پر ایسے معاملات میں جن میں ہائی کورٹ نے کہا کہ جنسی تشدد نہ صرف ایک غیر انسانی فعل ہے بلکہ متاثرہ کی رازداری کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اور یہ عفت ووقار کی سنگین خلاف ورزی بھی ہے۔ حکم نامے میں کہا گیا کہ جنسی تشدد، ایک غیر انسانی فعل ہونے کے علاوہ، عورت کی رازداری اور تقدس وعفت کے حق پر غیر قانونی تجاوز ہے۔ یہ اس کے اعلیٰ ترین اعزاز پر ایک سنگین دھچکا ہے اور اس کی عزت نفس اور وقار کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ یہ متاثرہ کی تذلیل کرتا ہے اور جب متاثرہ ایک نابالغ معصوم ہو تو ایک تکلیف دہ تجربہ چھوڑ جاتا ہے۔ کیس کے مطابق، نابالغ متاثرہ کی ماں نے 9 جولائی کو بریلی پولیس اسٹیشن۔ کیولڈیا میں ایف آئی آر درج کرائی تھی۔ اس وقت متاثرہ چار ماہ کی حاملہ تھی۔ ڈی این اے رپورٹ میں اس بات کی تصدیق ہوئی کہ ملزم متاثرہ کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کا بائیولوجیکل باپ ہے۔ ملزم نے اپنی تحویل کی مدت اور 30 جولائی 2024 تک کی عبوری ضمانت کی بنیاد پر ضمانت کی درخواست دی۔ ملزم کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ درخواست گزار نے متاثرہ لڑکی سے شادی کرنے اور بچے کی ذمہ داری لینے کی خواہش ظاہر کی تھی لیکن شادی نہیں ہوسکی جس کی وجہ سے اسے 20 نومبر 2024 کو خودسپردگی کرنا پڑی۔ عدالت نے کہا کہ درخواست گزار اور متاثرہ کے درمیان جبری جسمانی تعلقات کی وجہ سے متاثرہ خاتون حاملہ ہوئی اور اس نے بچے کو جنم دیا۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ڈی این اے شواہد نے درخواست گزار کو حیاتیاتی باپ کے طور پر ثابت کیا ہے، جس سے جھوٹے الزام کے لیے کوئی معقول بنیاد باقی نہیں رہی۔ الزامات کی سنگینی اور ریکارڈ پر موجود شواہد کو دیکھتے ہوئے عدالت نے ملزم کی درخواست ضمانت مسترد کردی۔

غزہ میں کوئی بھی غیر ملکی فوج تعینات نہیں کی جاسکتی: مصری وزیر خارجہ

قاہرہ (ایجنسی): مصری وزیر خارجہ بدر عبد العاطی نے باور کرایا ہے کہ کسی بھی غیر ملکی فوج کو خواہ وہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتی ہو، غزہ میں تعینات نہیں کیا جاسکتا۔ العربیہ نیوز چینل کو دیے گئے خصوصی بیان میں مصری وزیر کا کہنا تھا کہ فائر بندی کے لیے انتہائی کوششوں کے باوجود غزہ کے سمجھوتے تک پہنچنے میں اصل مشکل ... سیاسی ارادے کے عدم وجود میں پوشیدہ ہے۔ مصری وزیر کے مطابق فلسطینی عوام کا اپنے حقوق کو پوری طرح حاصل کرنا ناگزیر ہے۔ انھوں نے باور کرایا کہ دوسری جانب قابض اسرائیلی فوج کی موجودگی میں مصر کے لیے سرحدی گزرگاہ کھولنا ممکن نہیں ہے۔

غزہ کیلئے معاہدے کے حوالے سے کچھ حقیقی پیش رفت ہوئی ہے: بائیڈن

غزہ (ایجنسی):

امریکی صدر جو بائیڈن کا کہنا ہے کہ غزہ کے حوالے سے معاہدے تک پہنچنے کی سمت تھوڑی حقیقی پیش رفت ہوئی ہے۔ مذاکرات کاروں کی جانب سے اسرائیل اور حماس تنظیم کے درمیان فائر بندی کے لیے معاہدے تک پہنچنے کی کوششیں جاری ہیں۔ ادھر غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فضائی حملوں میں 21 فلسطینی جاں بحق ہوگئے۔ ان میں 12 ہلاکتیں غزہ کی پٹی کے شمال میں ہوئیں۔ یہ بات غزہ میں شہری دفاع کے ادارے نے جمعرات کے روز بتائی۔ شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل کے مطابق حملوں میں نشانہ بنائے گئے علاقوں میں بڑی تباہی پھیلی۔ ادھر حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے بتایا کہ غزہ کی پٹی میں جنگ کے آغاز کے بعد سے اب تک مرنے والے فلسطینیوں کی تعداد 46006 ہوچکی ہے۔

دوسری جانب قطر کے دار الحکومت دوحہ میں جاری مذاکرات سے باخبر ایک فلسطینی ذریعے نے بتایا ہے کہ فائر بندی تک پہنچنے کے مقصد سے ہونے والی بات چیت میں مصر اور قطر کے زیر قیادت بین الاقوامی وساطت کاروں کو پیش رفت حاصل ہوئی ہے۔ مذکورہ ذریعے نے شناخت ظاہر نہ کرتے ہوئے بتایا کہ وساطت کار فریقین کے بیچ معلق بعض امور کو حل کرانے میں کامیاب ہو گئے ہیں تاہم اس حوالے سے تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ یاد رہے کہ منتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے دھمکی دی تھی کہ اگر ان کی حلف برداری سے قبل معاہدے تک نہ پہنچا گیا تو وہ خطے پر" جہنم کے دروازے" کھول دیں گے۔ غزہ کی پٹی میں 15 ماہ سے جنگ جاری ہے جہاں بیس لاکھ سے زیادہ فلسطینی دشوار انسانی صورت حال میں جی رہے ہیں۔ اس کے بیچ بین الاقوامی سطح پر مطالبے کیے جا رہے ہیں کہ جارحیت روک کر شہریوں کو مزید نقصان سے بچایا جائے۔

’ہتھیاروں پر اجارہ داری صرف ریاست کی ہوگی‘

نو منتخب لبنانی صدر جوزف عون کا بیان

بیروت (ایجنسی): لبنان کے صدر جوزف عون نے ملک کے صدر منتخب ہونے کے بعد جمعرات کو لبنانی پارلیمنٹ کے سامنے آئینی حلف اٹھالیا۔ جمعرات کو لبنان کے نئے منتخب صدر جوزف عون نے ہتھیاروں پر اجارہ داری کے ریاست کے حق کی توثیق کی اور دفاعی حکمت عملی پر قومی مکالمے کا مطالبہ کرنے کا عہد بھی کیا۔ پارلیمنٹ کے سامنے اپنی تقریر میں جوزف عون نے کہا کہ معزز نمائندوں نے مجھے صدر منتخب کر کے مجھے عزت بخشی۔ یہ مجھے حاصل ہونے والا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ جوزف عون نے نشاندہی کی کہ لبنان کی تاریخ ہے۔ ہم ہمت اور ہم آہنگی کی ہماری صلاحیتوں کی خصوصیت رکھتے ہیں۔ چاہے ہم کتنے ہی مختلف ہوں، مشکل کے وقت ہم ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ٹوٹ جاتا ہے تو ہم سب ٹوٹ جاتے ہیں۔ انہوں نے لبنان میں سیاسی کارکردگی کو تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ جوزف عون نے کہا کہ میرا عہد لبنانیوں سے وہ جہاں بھی ہوں سے یہ عہد ہے اور اسے پوری دنیا کو سننے دیں کہ آج سے لبنان کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ میں چارٹر اور قومی معاہدے کی دستاویز کو محفوظ رکھنے اور اداروں کے درمیان منصفانہ ثالث کے طور پر صدر کے مکمل اختیارات کا استعمال کرنے والا پہلا خادم ہوں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم ایک قوم بنانا چاہتے ہیں، تو ہم سب کو قانون اور عدلیہ کی چھتری کے نیچے آجانا چاہیے۔ کسی ایک فرقے کو دوسرے فرقے پر کوئی ترجیح نہیں ہے۔ جوزف عون کہا کہ عدلیہ میں مداخلت ممنوع ہے۔ مجرم یا بدعنوان یا کسی مافیا کو کوئی استثنیٰ نہیں ملے گا۔ کوئی۔ منشیات کی سمگلنگ اور منی لانڈرنگ نہیں ہوگی۔ عون نے اقتدار کی منتقلی کے لیے انتخابی قوانین وضع کرنے اور مستقبل کی حکومتوں پر بھی اس سمت میں کام کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کا عہد کیا۔

عون نے اعلان کیا کہ صرف لبنانی ریاست کے پاس اسرائیلی قبضے کو ہٹانے کا مشن ہے۔ انہوں نے اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کا احترام کرنے کا عہد کیا اور کہا اسرائیل نے جنوبی یا مضافاتی علاقوں میں جو کچھ تباہ کیا ہے اسے دوبارہ تعمیر کرنا ہوگا۔ اسلحہ اٹھانے پر اجارہ داری کا حق صرف ریاست کے پاس ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وہ حق واپسی کے تحفظ کے لیے فلسطینیوں کو دوبارہ لبنان میں آباد کرنے سے انکار کر دیں گے۔ لیونٹ اور مغرب کے ممالک کے ساتھ سٹریٹجک شراکت داری قائم کریں گے۔ وہ مثبت غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں گے۔ شام کے ساتھ تعلقات کے بارے میں عون نے کہا کہ ہمارے پاس شامی ریاست کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کا موقع ہے۔ ہم دونوں ممالک کی خودمختاری کا احترام کرنے کے لیے شام کے ساتھ سنجیدہ مذاکرات شروع کریں گے۔ دونوں ملکوں کے درمیان موجود سرحدوں کا احترام کیا جانا چاہیے۔

لبنان کے نومنتخب صدر نے اختیارات کی علیحدگی کے لیے اپنے احترام پر زور دیا۔ انہوں نے اپنا یہ حق بھی یاد دلایا کہ وہ وہ ایسے فرمانوں جو عوامی مفاد میں نہیں ہوں گے کو مسترد کر کے دوبارہ بحث کے لیے ایوان نمائندگان میں واپس بھیج دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعظم کے انتخاب کے لیے تیز پارلیمانی مشاورت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم میرا ساتھی ہوگا میرا مخالف نہیں ہوگا۔ انہوں نے سیکورٹی کو برقرار رکھنے اور قانون کو نافذ کرنے کے لیے سیکورٹی سروسز کے کام کو چالو کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اقتصادی مسئلے کے بارے میں جوزف عون نے اعلان کیا کہ فنڈز کے تحفظ میں کوئی سستی نہیں برتی جائے گی۔

مسلم خواتین پر ظلم وستم اور بے عزتی کیخلاف فوری انصاف کا مطالبہ

نئی دھلی (ایجنسی): جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور گورنر آنندی بین پٹیل کو خط لکھ کر کشی نگر ضلع کے تھانہ نیبوا نورنگیہ گاؤں کے موضع رام پور لوکریا میں 2 جنوری 2025 کو پیش آمدہ شرمناک واقعہ پر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ جمعیۃ علماء کشی نگر کی طرف سے موصول شدہ رپورٹس اور مختلف میڈیا کے مطابق مذکورہ گاؤں کے ایک خاندان کی 3 مسلم خواتین پر گاؤں کے 2 درجن سے زائد افراد نے لاٹھی ڈنڈے سے حملہ کیا، انہیں برہنہ کرکے گاؤں میں گھمایا، اور ان کے بدن کے کپڑے کو بھی نذر آتش کردیا۔ متاثرہ خواتین نے میڈیا کو اپنے ویڈیو بیان میں بتایا کہ انہیں سخت جسمانی اور ذہنی اذیت دی گئی اور جب ننگا کرکے ان کو جلانے کی کوشش کی گئی تو وہ بھاگ کر پڑوسی گاؤں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئیں جہاں مقامی لوگوں نے ان کی مدد کی اور پہننے کے لیے کپڑے دیے۔ مولانا مدنی نے اپنے خط میں کہا ہے کہ اس واقعہ کے ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود مقامی پولیس کا رویہ انتہائی مایوس کن ہے۔ گہرائی سے تحقیقات کیے بغیر ایس ایچ او ان الزامات کو بے بنیاد بتا کر معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ رپورٹ کے مطابق گرام پردھان راجو سنگھ کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں ان تینوں خواتین کے ساتھ انتہائی ظلم ہوا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ گورکھپور کے گلریہا پولیس اسٹیشن نے متاثرہ خاندان کے 8 افراد کے خلاف کیس درج کر لیا ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ متاثرہ خاندان نے دلت برادری کی ایک خاتون کے فرار ہونے میں تعاون کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف پولیس نے خاتون کو برہنہ کرنے جیسے سنگین معاملے میں ہنوز کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ خاتون کسی بھی طبقہ اور مذہب سے تعلق رکھتی ہو، ان کی عزت اس ملک کی عزت ہے۔ جن لوگوں نے سماج میں اس طرح کا گھناو؟ نا فعل انجام دیا ہے، ان کی اس مجرمانہ حرکت کو برداشت نہیں کیا جانا چاہیے۔ مولانا مدنی نے گورنر آنندی بین کے نام اپنے علیحدہ خط میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ بحیثیت ایک خاتون، آپ یقیناً ان خواتین کے ناقابل تصور درد اور اذیت کو محسوس کر سکتی ہیں۔ ان کا یہ تکلیف دہ تجربہ نہ صرف ان کے حقوق کی سنگین خلاف ورزی ہے بلکہ یہ ہماری معاشرے کی تمام خواتین کی عزت اور وقار کی کھلی توہین بھی ہے۔ اس لیے اس معاملے میں آپ کی خصوصی مداخلت نہایت ضروری ہے تاکہ انصاف کو یقینی بنایا جاسکے اور یہ واضح پیغام دیا جاسکے کہ اس قسم کے تشدد کے واقعات کے لیے سماج میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے مکتوب میں مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعے کی غیر جانبدار اور فوری تحقیقات کی جائیں، ملزمان کو بلا تاخیر گرفتار کیا جائے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، متاثرہ خواتین کو مدد اور ان کی باز آبادکاری کے لیے مشاورت اور قانونی امداد فراہم کی جائے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ ایسے سنگین واقعات پر خاموشی اختیار کرنا اور انصاف فراہم نہ کرنا عوام کے قانون پر اعتماد کو کمزور کرتا ہے۔ انھوں نے گورنر سے اپیل کی کہ وہ فوری طور پر اس معاملے میں مداخلت کریں اور متاثرین کو انصاف فراہم کریں تاکہ انصاف کی جیت ہو اور معاشرے میں قانون کی بالادستی قائم رہے۔

اتر ریلوے

کھلا ٹنڈر نوٹس کا پہلا تصحیح نامہ

کھلا ٹنڈر نوٹس نمبر ٹی آر ڈی۔ 21۔ سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر لکھنو۔ 24 مورخہ 27.12.2024 میں مندرجہ ذیل ترمیم کی گئی ہے۔

ای ٹنڈر نوٹس نمبر	ٹی آر ڈی۔ 21۔ سینی ڈی ای ای لکھنو-24
کام کا نام	لکھنوڈویزن کے مشن رفتار کے سلسلے میں اموسی۔ مانک نگر سیکشن میں رفتار کو 160/200 کلومیٹر فی گھنٹے تک بڑھانے کے لئے او ایچ ای ترمیم کام کا ڈیزائن سپلائی، تعمیر، انسپکشن اور کمیشننگ کا کام اور اموسی۔ کانپور سیکشن پر 160/200 کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار بڑھانے کے لئے 2x25 کے وی سسٹم کے لئے او ایچ ای ترمیم کام (باقی)"
تخمینہ لاگت	12,94,87,087.13 روپئے
زر بیعانہ	7,97,400.00/- روپئے
کام پورا کرنے کی مدت	06 ماہ
ٹنڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ اور کھلنے کی تاریخ:	مورخہ 29.01.2025 کو 15.00 بجے تک اور کھلنے کا وقت اسی دن 15.00 بجے کے بعد
آفر کی مدت مجاز	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ سے 90 دن۔
اتر ریلوے کی ویب سائٹ	مزید معلومات اتر ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر چیک کی جاسکتی ہے
اہلیتی پیمانہ	ٹنڈر دہندہ تب تک ٹنڈر ڈالنے کے اہل نہیں ہیں، جب تک کہ وہ مندرجہ ذیل اہلیتی

پیمانہ پورا نہیں کرتے:۔ 1 ٹنڈر دہندہ کی کم از کم اوسط سالانہ ٹنڈر جاتی کاروباری/این یا 'وی' جو بھی کم ہو ہونا چاہئے: جہاں وی=ٹنڈر کی مشتہر قیمت کروڑ روپے میں این= کام پورا کرنے کیلئے مقررہ سالوں کی تعداد جس کے لئے بولیاں مدعو کی گئی ہیں۔ ٹنڈر دہندہ پچھلے سات مالی سال (ٹنڈر کے مدعو کرنے کے ایک ماہ قبل کے آخری دن تک): "کم سے کم ایک عام نوعیت کے تین کام کا 30 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو" یا "کم سے کم ایک عام نوعیت کے دو کام کا 40 فیصد کم از کم مشتہر رقم کا کام کیا ہو"۔ ایک عام کام کا مطلب ہوگا؛ Similar work means design, supply,erection,testing & commissionin of 50 Hz.Single Phase 25KV AC OHE.، 3 ٹنڈر دہندہ اپنے آفر کے ساتھ بجلی کے ٹھیکیداروں کے مجاز لائسنس کی مصدقہ فوٹو کاپی ضرور جمع کریں۔

نوٹ: اس ٹنڈر کیلئے کسی بھی طرح کے مینول آفروں کی اجازت نہیں ہے اور کسی بھی طرح حاصل مینول آفر نظر انداز/خارج کردیا جائے گا۔ مکمل تفصیل ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر اپ لوڈ کردی گئی ہے۔

111/2025 نمبر۔ ٹی آر ڈی۔ 21۔ سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر لکھنو۔ 24 مورخہ 27.12.2024

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

مولانا مظہر الحق یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی گورنر سے ملاقات

پٹنہ (پریس ریلیز): گزشتہ روز مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی پٹنہ کے وائس چانسلر پروفیسر محمد عالمگیر کی ریاست کے نئے گورنر اور چانسلر عارف محمد خان سے راج بھون میں رسمی ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران یونیورسٹی کے کئی ایشوز پر بات ہوئی۔ اس کے علاوہ وائس چانسلر نے یونیورسٹی کے ۷ نئے شعبے اور ۱۹ کالج کے افیلیشن کے سلسلے میں بہار سرکار کے محکمہ تعلیم کے سوتیلے رویہ کی طرف ان سے تعاون کی درخواست کی۔ محترم گورنر نے بڑی سنجیدگی سے سارے معاملات کو سنا اور اس سلسلے میں اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ساتھ ہی فروری کے پہلے ہفتہ میں ہونے والے سینٹ کی میٹنگ کی صدارت کے لئے بھی وائس چانسلر کی دعوت کو قبول کیا۔ یونیورسٹی کے عہدیداران اور انتظامیہ کو بڑی امید ہے کہ عزت مآب گورنر اور چانسلر یونیورسٹیز آف بہار کے چانسلر شپ میں مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونیورسٹی ترقی کی نئی اونچائیوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی۔

"لوھیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مواد کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوھیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوھیانامہ)

روزنامہ لوھیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد

PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

قرآن کے مطابق زندگی گزارنے میں ہی کامیابی مضمر: مفتی ریاض مظاہری

نزدلال مسجد بلوچ پورہ میں پندرہ روزہ درس قرآن کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): مبلغ الحاج صوفی محمد نوراللہ صدیقی جانشین مرحوم صوفی انعام اللہ صدیقی کے زیر انتظام سلسلہ وار 15 روزہ درس قرآن کی نشست کا انعقاد گزشتہ شب انہیں کے مکان 262/53 ملحق شاہراہ عام پر کٹرہ اعظم بیگ ،نزدلال مسجد بلوچ پورہ میں کیا گیا۔ درس قرآن کا آغاز مولانا مفتی قاری ریاض مظاہری صدر شعبہ قرات دارالعلوم ندوۃ العلماء نے منفرد لہجے میں اپنی قرأت سے کیا، اس کے بعد انہوں نے قرآن کے حوالے سے کہا کہ اوائل دور کے مسلمانوں میں جذبہ تھا جنون تھا انہوں نے اپنا تن، من، دھن سب اللہ کے دین پہ وار دیا اور وہ کامیاب ہوئے مگر افسوس کہ آج ہم نے ذاتی خواہشات کو مقدم رکھا اور قرآن کے احکامات کو بھلا دیا ہے جس کے نتیجے میں ہم ہر شعبہ میں زیادتیوں کا شکار ہیں جبکہ ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ قرآن کے مطابق زندگی گزارنے میں ہی ہماری کامیابی مضمر ہے۔ پھر بھی ہم اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

مولانا مظاہری نے اس موقع پر شادیوں میں غیر شرعی رسومات بیجالین دین اور بھاری بھرکم مہر کے حوالے سے کہا ان ہی غیر شرعی اعمال سے آج ہماری بیٹیوں کے رشتے ٹوٹنے کی تعداد بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس جانب توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ قرآن خواہ کثرت کے ساتھ پڑھا جائے، یا کم پڑھا جائے لیکن کوئی دن ایسا نہ ہونا چاہیے جو تلاوت کے بغیر گزرے۔ قرآن سے مستقل تعلق قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ نماز کے باہر بہت تھوڑا پڑھے لیکن باقاعدگی کے ساتھ پڑھے۔ تھوڑا عمل جو باقاعدگی کے ساتھ ہو وہ اللہ کے نزدیک زیادہ مرغوب اور پسندیدہ ہے۔ اللہ مجھے آپ کو ہم سب کو صحیح معنوں میں قرآن کی تلاوت کرنے اس پر عمل کرنے اور اس کی طرف دعوت دینے والا بنا دے۔ درس قرآن کا اختتام مولانا کی دعا پر ہوا۔

بی جے پی حکومت میں بدعنوانی اپنے عروج پر ہے: اکھلیش یادو

بی جے پی حکومت کے کمیشن غبن اور لوٹ مار کی وجہ سے مہنگائی بڑھ رہی ہے

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی اپنے عروج پر ہے۔ اس حکومت کی ہر اسکیم میں کرپشن کی کہانی چھپی ہوئی ہے۔ ہر اسکیم میں بجٹ کی لوٹ مار جاری ہے۔ حکومت کے اوپر سے نیچے تک ہر کوئی اس لوٹ مار میں ملوث ہے۔ بی جے پی حکومت کے کمیشن غبن اور لوٹ مار کی وجہ سے مہنگائی بڑھ رہی ہے۔ شری اکھلیش یادو نے کہا کہ محکمہ صحت میں اسپتالوں اور ادویات کا معاملہ ہو یا جل جیون مشن میں ہر گھر تک پانی پہنچانے کا منصوبہ ہے۔ تعمیراتی کام ہو یا سڑک اور ایکسپریس وے سکیمیں، ہر جگہ بے پناہ کرپشن ہے۔ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی کے بارے میں آئے روز نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں۔ پوری حکومت کرپشن میں ڈوبی ہوئی ہے۔ جناب یادو نے کہا کہ بندیل کھنڈ ایکسپریس وے جس کا وزیر اعظم نے افتتاح کیا تھا، افتتاح کے فوراً بعد ہی اکھڑ گیا اور دب گیا۔ اب نیا معاملہ گورکھپور لنک ایکسپریس وے کا ہے۔ گورکھپور لنک ایکسپریس وے فی کلومیٹر کی بنیاد پر ملک کا سب سے مہنگا لنک ایکسپریس وے ہے۔ یہ 2022 میں تیار ہونا تھا لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ گورکھپور لنک ایکسپریس وے میں حکومت کی شرارت جاری ہے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ مذکورہ ایکسپریس وے کی لاگت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ سواری کا معیار بھی معیار کے مطابق نہیں ہے۔ یہ حکومت عوام کے پیسے کو بڑے پیمانے پر لوٹنے میں مصروف ہے۔ پیسہ برباد ہو رہا ہے۔ عام لوگوں کو نہ تو کوئی سہولت مل رہی ہے اور نہ ہی مدد۔ لوگ پریشان ہیں۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ اس حکومت کے ذریعہ عام لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ تھانوں اور تحصیلوں سے شروع ہو کر ہر سطح پر کرپشن پورے نظام میں گہری جڑیں پکڑ چکی ہے۔ ریاست کے عوام کو صرف 2027 کے اسمبلی انتخابات کا انتظار ہے۔ عوام اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے اور اتر پردیش کو بدعنوانی سے پاک کرنے اور سماجوادی حکومت بنانے کا عظیم کام کریں گے۔

پسماندہ مسلم سماج کے دفتر میں قرآن خوانی وتعزیتی نشست

لکھنؤ (ایجنسی) تنظیم پسماندہ مسلم سماج کے چارٹیڈ اکاؤنٹنٹ اور سماج کے فعال رکن ہارون رشید منصوری کے انتقال پر ان کے ایصال ثواب کے لیے تنظیم دفتر واقع لالباغ میں قرآن خوانی اور تعزیتی نشست ہوئی۔ جس میں قرآن کریم کی تلاوت کر کے انہیں ایصال ثواب کیا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کے صدر انیس منصوری نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے سماج کی فلاح بہبود کے لیے خود کو پیش پیش رکھا۔ ان کے انتقال سے پسماندہ مسلم سماج کا بڑا خسارہ ہوا ہے۔ اس موقع پر مولانا افروز عالم قادری، قاری شفیق عالم قادری، مولانا الیاس منصوری، مولانا اسلم ندوی، حاجی شبن منصوری، اعجاز احمد راعینی، مرزا عمران بیگ وغیرہ خاص طور پر موجود رہے۔

30 پی سی ایس افسران آئی اے ایس بنیں گے

لکھنؤ (ایجنسی) ریاست کے 30 پی سی ایس افسران جلد ہی ترقی حاصل کر کے آئی اے ایس بنیں گے۔ اس معاملے میں، یونین پبلک سروس کمیشن نے گزشتہ مالیات سال کی ڈی پی سی کے لیے 17 جنوری کی تاریخ مقرر کی ہے۔ ریاستی حکومت نے گزشتہ سال 15 آئی اے ایس افسران کی اسامیاں حاصل کی ہیں۔ ریاستی حکومت جلد ہی مرکز سے اس سال کی آسامیوں کا اعلان کرنے کا مطالبہ کرے گی۔ اس طرح، دونوں سال کے لیے ایک ساتھ ڈی پی سی کرنے کی تجویز کمیشن کو بھیجی جائے گی۔ واضح رہے یونین پبلک سروس کمیشن ہر سال ریاستوں کو پی سی ایس سے آئی اے ایس بنانے کے لیے اسامیوں کا اعلان کرتا ہے۔ ریاست کو گزشتہ سال 15 آسامیاں ملی ہیں۔ اس کی بنیاد پر ڈی پی سی کی جانی چاہیے تھی لیکن اب تک ایسا نہیں کیا گیا۔ ایسے میں مرکزی حکومت سے درخواست کی جائے گی کہ وہ اس سال کے لیے اسامیوں کا اعلان کرے۔ اگر اعلان ہو جاتا ہے، تو کل 30 آئی اے ایس آسامیوں کا سلیکشن کیا جائے گا ورنہ فی الحال 15 افسران کی ترقی کے لیے 17 جنوری کو ڈی پی سی کی جائے گی۔

سرکاری اسکولوں میں جلد ہی چہار دیواری تعمیر کی جائے گی

لکھنؤ (ایجنسی) اتر پردیش کے چہار دیواری کے بغیر پرائمری اور جونیئر اسکولوں میں اگلے پانچ چھ مہینوں میں چار دیواری بنائی جائے گی۔ اسکولوں کی سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت نے منریگا کے ذریعہ اسکولوں کی چہار دیواری بنانے کے احکامات دیے ہیں۔ راجدھانی لکھنؤ میں ایسے 103 اسکول ہیں، جن کی چار دیواری نہیں ہے۔ واضح رہے کہ قومی نئی تعلیمی پالیسی میں اسکولوں میں بچوں کی حفاظت کو اولین ترجیح دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کے تحت ہر اسکول کے لیے اپنی چہار دیواری کا ہونا ضروری ہے تاکہ اسکول کی سیکیورٹی کا نظام مضبوط رہے۔ اس تناظر میں جن اسکولوں کی اپنی چہار دیواری نہیں ہیں ان میں بنانا ہوگی۔ اس سلسلے میں ضلع کے اسکولوں کی فہرست تیار کر لی گئی ہے۔ سرکاری حکم کے بعد ڈائریکٹر بیسک نے تمام بیسک ایجوکیشن افسران کو اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ اسکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کا کام محکمہ دیہی ترقی کے منریگا کے کنورژن کے تحت مکمل کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں حکومت کی جانب سے تمام اضلاع کے چیف ڈیولپمنٹ افسران کو بھی ہدایات بھیج دی گئی ہیں۔ کام مکمل ہونے کے بعد تمام اسکولوں کو اس حوالے سے تیار کردہ فارمیٹ کو لازمی طور پر گوگل پر پُر کر کے بھیجنا ہوگا۔

ٹشو کلچر لیب سے اتر پردیش میں زرعی شعبے کو نئی زندگی ملے گی: سوریہ پرتاپ شاہی

محکمہ زراعت کے 150 سال مکمل ہونے پر افسران کو کسانوں کے مفاد میں جامع پروگرام منعقد کرنے کی ہدایت دی گئی

لکھنؤ (پریس ریلیز) ٹشو کلچر لیب سے اتر پردیش میں زرعی شعبے کو نئی زندگی ملے گی اور آرگینک ٹیسٹنگ لیب زرعی مصنوعات کی بین الاقوامی منڈیوں کے معیار کے مطابق جانچ کرے گی اور ریاست کی زرعی مصنوعات کو عالمی منڈی سے زیادہ منافع کمانے کا موقع فراہم کرے گی۔ ریاست کے کسانوں کی زندگیوں میں خوشحالی لائے۔ یہ باتیں ریاستی وزیر زراعت جناب سوریہ پرتاپ شاہی نے جمعہ کو ودھان بھون میں منعقد ایک پریزنٹیشن پروگرام کے دوران کہی۔ وزیر زراعت نے کہا کہ اتر پردیش میں کسانوں کے لیے کیلے، آلو، گنا، بانس اور انجیر کی کاشت کو زیادہ منافع بخش بنانے کے مقصد سے ریاست کی زرعی یونیورسٹیوں میں ٹشو کلچر لیب قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آرگینک ٹیسٹنگ لیب بھی قائم کی جائیں گی جس کا مقصد ریاست کی زرعی مصنوعات کو عالمی منڈی میں بین الاقوامی معیار کے مطابق دستیاب کرانا ہے۔ دونوں قسم کی لیبارٹریوں کے قیام کے بارے میں تمام متعلقہ یونیورسٹیوں کی طرف سے وزیر موصوف کو پریزنٹیشن دیا گیا۔ مذکورہ لیبارٹریوں کے مجوزہ قیام پر وزیر زراعت نے کہا کہ اب تک ہمیں آرگینک مصنوعات کی جانچ کے لیے دوسری ریاستوں پر انحصار کرنا پڑتا تھا جس کی وجہ سے ریاست کے کسان جو بین الاقوامی معیار کے مطابق زرعی مصنوعات تیار کرتے ہیں انہیں پورا فائدہ نہیں مل پا رہا تھا۔ یہ آرگینک ٹیسٹنگ لیب یورپ اور امریکہ کے معیار کے مطابق مصنوعات کی جانچ کر سکے گی۔ اس سے ٹشو کلچر لیب کیلے، آلو، گنے، بانس اور انجیر کی اچھی کوالٹی کی اقسام تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوگی جو کسانوں کی مانگ کو پورا کر سکتی ہیں۔ وزیر زراعت نے باندہ، اجودھیا اور میرٹھ زرعی یونیورسٹیوں میں مجوزہ آڈیٹوریم کا پریزنٹیشن بھی دیکھا۔ انہوں نے مطلوبہ بہتری کے بارے میں تجاویز پیش کیں اور عہدیداروں کو ہدایت دی کہ آڈیٹوریم کی تعمیر میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو ہدایت دی کہ وہ اپنی تمام جائیدادوں کا رجسٹر بنائیں اور اپنی زرعی اراضی کی تفصیلات بھی درج کریں۔ اس موقع پر انہوں نے افسران کو یہ بھی ہدایت دی کہ یہ سال محکمہ زراعت کے قیام کا 150 واں سال ہے اس لیے اس موقع پر ایسے پروگرام کا انعقاد کیا جائے تاکہ محکمہ جاتی اسکیموں کے ثمرات کو عوام تک پہنچانے کے لیے مزید سرگرمی ہو سکے۔ اس موقع پر زراعت کے وزیر مملکت جناب بلدیو سنگھ اولکھ، پرنسپل سکریٹری، زراعت جناب رویندر نائک، ڈائریکٹر زراعت، اپکار کے ڈائریکٹر جنرل سنجے سنگھ، اجودھیا اور کانپور زرعی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر اور محکمہ زراعت کے افسران موجود تھے۔

پلوں کی تعمیر کیلئے 04.81 کروڑ روپے مختص

لکھنؤ (ایجنسی) ریاستی حکومت نے ریاستی اسکیم کے تحت کانپور علاقہ کے 3 پلوں کے جاری تعمیراتی کام کے لیے 4 کروڑ 81 لاکھ 49 ہزار کی رقم جاری کر دی ہے۔ ان میں کانپور، اٹاوہ اور اوریہ کے ایک۔ ایک کام شامل ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ تعمیرات عامہ کی طرف سے ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ ان 3 جاری کاموں میں، کانپور شہر میں گڑھے پورتاج پور روڈ پر مخدوش چھوٹا پل 3 گا .6 میٹر تعمیر نو پر 1 کروڑ 10 لاکھ 52 ہزار روپے، اٹاوہ میں جمنا ندی/ نوادا چک نگر روڈ کے گاؤں کندھسی گھاٹ کے پل کے لئے 82 لاکھ 28 ہزار روپے، اوریا میں کربا، دیبا پور میں: نہر پر چھوٹے پل لئے 02 کروڑ 79 لاکھ 69 ہزار سمیت کل 4 کروڑ 81 لاکھ 49 ہزار روپے کی رقم تعمیراتی کام کے لیے جاری کر دی گئی ہے۔

ایسٹرولاجی ایپ سے دوستی کر کے بنگال کی خاتون کی آبرو ریزی

لکھنؤ (ایجنسی) ایسٹرولاجی ایپ کے ذریعہ سے بنگال کی خاتون ڈاکٹر سے آبرو ریزی کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ جمعرات کو ملزم کی تلاش میں بخشی کا تالاب تھانہ پہنچی خاتون ڈاکٹر نے اس کے خلاف تحریر دیتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے اس کی تحریر پر مقدمہ درج کر لیا ہے اور جانچ کر رہی ہے۔ اضافی انسپکٹر کیلاش دوبے کے مطابق مغربی بنگال کی رہنے والی عورت 35 کولکتہ کے محکمہ صحت میں میڈیکل افسر ہے۔ تحریر میں خاتون نے بتایا کہ برس 2021 میں ایسٹرولاجی ایپ کے ذریعہ اس کی بات چیت شہر پنچایت بخشی کا تالاب کے جیوتش آچاریہ امرمنی ترپاٹھی سے ہوئی تھی۔ اس کے بعد دونوں کی نزدیکیاں بڑھ گئی۔ اس دوران امرمنی ترپاٹھی نے خاتون کو شادی کا جھانسہ دیا۔ راضی ہونے پر کولکتہ پہنچا اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ خاتون کا الزام ہے کہ تقریباً ڈھائی برس تک ملزم جنسی استحصال کرتا رہا۔ اس کے ساتھ ہی خاتون ڈاکٹر سے روپے اینٹھتا رہا۔ الزام ہے کہ اس دوران ملزم کولکتہ سے لکھنؤ آ گیا اور اس کے ڈاکٹر کا نمبر بلاک کر دیا۔ وہیں متاثرہ ملزم کی تلاش میں جمعرات کو لکھنؤ کے پتہ پر پہنچی۔ جہاں اسے پتہ چلا کہ ملزم امرمنی شادی شدہ ہے۔ الزام ہے کہ متاثرہ کو دیکھ کر ملزم اس سے جھگڑا کرنے لگا اور بدسلوکی کی۔ اس کے بعد متاثرہ نے ملزم کے خلاف بخشی کا تالاب تھانہ میں تحریر دیتے ہوئے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف آبرو ریزی کی سنگین دفعات میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔

عوامی سماعت میں شکایت ملنے پر کارروائی کی ہدایت

لکھنؤ (ایجنسی) بسنت کنج یوجنا پلاٹ کی پوری رقم 2021 میں جمع کروانے کے بعد بھی ڈاکٹر آلوک تیواری اور ان کی اہلیہ مینو تیواری رجسٹریشن کے لیے ایل ڈی اے کے چکر لگا لگا کر تھک گئے تھے۔ دہلی میں لیکچرار ہوتے ہوئے انہیں بار بار لکھنؤ آنا پڑا لیکن ایل ڈی اے کے بابوان کو رجسٹر کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ جمعرات کو لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی چیئر پرسن اور ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب کی عوامی سماعت میں ڈاکٹر جوڑے نے اپنا درد بیاں کیا۔ جس کے بعد بابو کی غفلت سامنے آنے پر اسے فوری طور پر معطل کرنے کی ہدایت دی۔ کمشنر نے اتھارٹی بلڈنگ میں واقع اپنے آفس روم میں عوام کے مسائل حل کئے۔ اس موقع پر اتھارٹی کے وی سی پرتھمیش کمار، سکریٹری وویک سریواستو، ایڈیشنل سکریٹری گیانیندر ورما اور سی پی ترپاٹھی اور دیگر افسران اور انجینئر موجود تھے۔ عوامی شنوائی کے بعد ڈویژنل کمشنر نے اتھارٹی بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر نو تعمیر شدہ آڈیٹوریم کا افتتاح کیا۔ ساتھ ہی سنگل ونڈو سسٹم کے تحت بنائے گئے کاؤنٹر اور کال سنٹر کا معائنہ کیا اور انتظامات کو سراہا۔ عوامی سماعت میں پہنچے ڈاکٹر آلوک تیواری اور ان کی بیوی مینو تیواری نے بتایا کہ انہیں بسنت کنج سیکٹر ایم میں پلاٹ نمبر 173 الاٹ کیا گیا ہے۔ جس کی پوری رقم صرف 2021 میں جمع کرا چکے ہیں لیکن درخواست دینے کے بعد بھی رجسٹریشن نہیں ہو رہی۔ ڈاکٹر آلوک نے بتایا کہ وہ دہلی ایجوکیشن ڈائریکٹوریٹ میں بطور لیکچرر کام کرنا اور بار بار رجسٹری کے لیے بار بار چکر لگانے میں دقت ہو رہی ہے۔ کمشنر نے معاملہ کی رپورٹ طلب کی تو کلرک سنیل کمار پال کی لاپروائی سامنے آئی۔ اس پر کمشنر نے قصوروار بابو کو فوری اثر سے معطل کرنے کی ہدایت دی۔

سی آر پی جوان کی خود کو گولی مار کر کی خودکشی

لکھنؤ (ایجنسی) آشیانہ تھانہ حلقہ واقع سی آر پی ایف کیمپ میں جمعرات کی صبح ایک جوان نے سرکاری رائفل سے خود کو گولی مار کر خودکشی کر لیا۔ سی آر پی ایف کی اطلاع پر پہنچی پولیس نے زخمی جوان کو علاج کیلئے اسپتال بھیجا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے معاملہ کی جانکاری جوان کے اہل خانہ وک دے دی ہے اور لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا ہے۔ آبائی طور سے بہار ریاست کے لکھ پوروہ رسول پور ضلع چھپرا کا رہنے والا 35 سالہ اپیندر کمار سنگھ ولد پارسناتھ سنگھ آشیانہ تھانہ حلقہ کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ کے قریب واقع مرکزی ریزرو پولیس کی 93 ویں بٹالین میں کانسٹبل کے عہدہ پر تعینات تھا اور سی آر پی ایف کیمپس میں ہی رہتا تھا۔ اس کا پورا کنبہ چھپرا واقع اپنے آبائی گاؤں میں رہتا ہے۔ اپیندر کمار سنگھ کی ڈیوٹی گومتی نگر واقع ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ میں چل رہی تھی۔ جمعرتا کی صبح 7 سے 9 بجے کے درمیان اپیندر سنگھ کی گیٹ پر سنتری ڈیوٹی تھی۔ سنتری ڈیوٹی ختم ہونے سے نصف گھنٹہ قبل ہی تقریباً 8.30 بجے اپیندر سنگھ نے سرکاری رائفل سے گولی مار لی جس سے وہ شدید طور سے زخمی ہو گیا۔ گولی کی آواز سن کر موقع پر موجود سی آر پی کے جوانوں نے کانسٹبل کے زخمی ہونے کی اطلاع افسران افسران کو دی۔ سی آر پی ایف کے اعلیٰ افسران کی ہدایت پر معاملہ کی اطلاع آشیانہ پولیس کو دی گئی۔ اطلاع پر پہنچی آشیانہ پولیس نے معاملہ کی جانکاری اعلیٰ افسران سے ساجھا کر کے زخمی جوان کو علاج کیلئے نزدیکی لوک بندھو اسپتال بھیجا جہاں اس کی نازک حالت دیکھ کر ڈاکٹروں نے ٹراما سینٹر ریفر کر دیا۔ ٹراما سینٹر پہنچے جوان کو ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے متوفی جوان کے اہل خانہ کو فون کر کے واقعہ کی اطلاع دی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کیلئے بھیج دیا۔ موقع پر پہنچے اعلیٰ افسران کی ہدایت پر جائے وقوعہ پر فورینسک ٹیم کو بلایا گیا اور ٹیم نے ثبوت جمع کئے۔

بیوی سے تنازعہ کے بعد جوان نے خود کو ماری گولی: سی آر پی ایف کے 93 ویں بٹالین کے افسران نے نام نہ چھاپنے کی شرط پر جانکاری دی اور بتایا کہ کانسٹبل اپیندر سنگھ نے برس 2010 میں نوکری جوائن کی تھی۔ کنبہ میں بیوی روبی دیوی اور دو نابالغ بیٹے ریتی کیش اور اچول ہیں جو بہار میں ہی رہتے ہیں۔ جوان دسمبر ماہ میں جب چھٹی کاٹ کر گھر سے واپس آیا تو کچھ تناؤ میں چل رہا تھا۔ رشتوں کو لے کر جوان اور بیوی کے درمیان تنازعہ رہتا تھا۔ فون پر بیوی سے ہوئیبات اور تنازعہ کے بعد جوان نے خود کو گولی مار لی۔

سبھاسپا میں بھارتیہ سنیکت پارٹی کا انضمام

لکھنؤ (ایجنسی) سوہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (سبھاسپا) کے لکھنؤ واقع ریاستی دفتر میں منعقد ایک پروگرام میں بھارتیہ سنیکت پارٹی نے سبھاسپا میں انضمام کا اعلان کیا۔ اس موقع پر سبھاسپا کے قومی چیف جنرل سکریٹری و سابق وزیر مملکت ڈاکٹر اروند راج بھر، قومی چیف ترجمان ارون راج بھر اور بھارتیہ سنیکت پارٹی کے قومی صدر کاشی سنگھ و بانی ڈاکٹر سدھ ناتھ گپتا موجود رہے۔ اس دوران سبھاسپا کے قومی صدر و کابینی وزیر اوم پرکاش راج بھر کی مفاد عامہ کی پالیسیوں اور ان کی 'زیرو پاورٹی اسکیم' کی ستائش کی گئی۔

ڈاکٹر اروند راج بھر نے کہا کہ اوم پرکاش راج بھر پسماندہ، دلتوں، محروموں اور اقلیتوں کی آواز کو بلند کر کے ان کے حقوق دلانے کیلئے مسلسل کوشاں ہیں۔ زیرو پاورٹی اسکیم کے تحت غریب و بے سہارا لوگوں کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ پہنچانے کی سمت میں خصوصی کام ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر اروند راج بھر نے یہ بھی بتایا کہ اوم پرکاش راج بھر نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مل کر آیوشمان کارڈ کی لازمیت ختم کرائی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے بے روزگار نوجوانوں کیلئے 5 لاکھ تک کا سود سے پاک قرض دلانے کی اسکیم شروع کرائی۔ ساتھ ہی دیہی علاقوں میں بجلی کے مسائل کو دیکھتے ہوئے سولر پینل پر 75 فیصد سبسڈی دلائی گئی۔ سبھاسپا کے قومی ترجمان ارون راج بھر نے کہا کہ اوم پرکاش راج بھر کی قیادت میں سبھاسپا کا کارواں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ان کے نظریات اور جدوجہد سے متاثر ہو کر سیکڑوں لوگوں نے سماجوادی پارٹی، بہوجن سماج پارٹی اور کانگریس کا ساتھ چھوڑ کر سبھاسپا کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر پارٹی کے قومی تنظیمی سکریٹری سالک یادو، قومی جنرل سکریٹری، شکتی سنگھ، ریاستی صدر ڈاکٹر سنجے چوہان، ضلع صدر ہردوئی راجیو سنگھ، ضلع صدر اٹاوہ پرتھوی راج کشیپ سمیت کئی عہدیداران موجود رہے۔

ہلکی دھوپ نے سردی سے دلائی نجات، درجہ حرارت میں کمی

لکھنؤ (ایجنسی): جمعرات کو ہلکی گرم دھوپ کے اثر سے دارالحکومت کے لوگوں کو سردی کے دن سے راحت ملی۔ دوپہر کو دھوپ تھی لیکن دوپہر سے ہی مغربی ہواؤں نے اپنا زور دکھایا۔ دن میں دھوپ نکلنے کے باوجود شام کے وقت تکلیف میں اضافہ ہو گیا۔ محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ موسم سرما کا یہ سلسلہ فی الحال اسی طرح جاری رہے گا۔ دو روز بعد بوندا باندی کا بھی امکان ہے۔ اگر موسم مزید خراب ہوا تو درجہ حرارت مزید گر جائے گا۔ دو روز سے دن میں دھوپ کی مہلت کے بعد صبح و شام سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دن کے وقت سورج چمک رہا ہے لیکن مغربی ہوا کے اثر سے سردی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے دارالحکومت میں پانچ روز سے شدید سردی پڑی تھی۔ اس دوران شدید سردی کی صورتحال کئی دنوں تک برقرار رہی کیونکہ درجہ حرارت معمول سے سات ڈگری کم ہو گیا۔ پانچ دنوں تک سردی کے ساتھ کپکپاہٹ کے بعد بدھ سے درجہ حرارت میں اضافہ ہوا۔ گزشتہ دو دنوں سے نکلنے والی دھوپ نے درجہ حرارت تقریباً معمول پر لایا ہے جس سے سردی کے دن سے راحت ملی ہے۔ جمعرات کو دھوپ تھی۔ سہ پہر تین بجے تک دھوپ تھی۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں بہتری ضرور آئی لیکن 3 بجے کے بعد مغربی ہواؤں میں اضافہ ہوا۔ اس کے بعد سورج کی روشنی بھی بے اثر ہو گئی۔ جوں جوں شام ڈھل رہی تھی سردی بڑھ رہی تھی۔ محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ مغربی ہوائیں آئندہ چار روز تک تیز رہیں گی۔

19 آئی پی ایس افسران کو ملا سینئر اسکیل

لکھنؤ (ایجنسی) ریاستی حکومت نے سال 2021 بیچ کے آئی پی ایس افسران کو 67700-208700 روپے کا سینئر پے اسکیل پے میٹرکس لیول-11 دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ حکم یکم جنوری 2025 سے نافذ العمل تصور کیا جائے گا۔ سینئر اسکیل پانے والے آئی پی ایس افسران میں انجلی وشوکرما، روہا نجا، شیو یہ گوئل، آدتیہ، کنور آکاش سنگھ، انت چندر شیکھر، کرن یادو، امرت جین، انشیکا ورما، امریندر سنگھ، شبھم اگروال، رالپلی کمار، دیویندر کمار، ڈاکٹر امول مرکٹ، ارون کمار سنگھ، پشکر ورما، ویوم بندل، آیوش شریواستو، بھورے دکشا، ارون کمار شامل ہیں۔

سپا سربراہ نے دلتوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا: ڈاکٹر نرمل

لکھنؤ (ایجنسی) قانون ساز کونسل کے رکن اور اتر پردیش شیڈول کاسٹ فائنانس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے سابق چیئر مین ڈاکٹر لال جی پرساد نرمل نے کہا کہ اس وقت سیاسی پارٹیاں ڈاکٹر امبیڈکر کے نام پر دلتوں کو بہلانے کی کوشش کر رہی ہیں جبکہ سپا حکومت میں دلتوں کا سب سے زیادہ نقصان کیا گیا۔ ڈاکٹر نرمل نے کہا کہ سپا سربراہ اکھلیش یادو نے یادگاروں اور اسکیموں سے باباصاحب کا نام ہٹانے کا کام کیا ہے۔

ڈاکٹر نرمل جمعرات کو وی آئی پی گیسٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے تئیں سماجوادی پارٹی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے نقطۂ نظر میں بڑا فرق ہے۔ جہاں سپا سربراہ اکھلیش یادو نے اپنے دور حکومت میں اسکیموں اور جگہوں سے ڈاکٹر امبیڈکر کا نام ہٹانے کا کام کیا وہیں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے باباصاحب کو ہر گھر تک لے جانے اور ان کے نظریات کو لوگوں تک پہنچانے کا کام کیا۔ اکھلیش یادو کو ڈاکٹر امبیڈکر مخالف بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امبیڈکر گاؤں ترقیاتی اسکیم سے 'ڈاکٹر امبیڈکر' کا نام ہٹا دیا گیا ہے۔ رامپور کے ڈاکٹر امبیڈکر پلانیٹوریم سے باباصاحب کا نام ہٹا دیا گیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر امبیڈکر میڈیکل کالج قنوج کا نام تبدیل کر دیا گیا۔ لکھنؤ انٹرنیشنل بس اسٹینڈ سے باباصاحب کا نام ہٹا کر عالم باغ بس اسٹینڈ کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی بھیم نگر (سنبھل) کا نام حذف کر دیا گیا۔ رمابائی کا نام امبیڈکر نگر (کانپور دیہات) سے ہٹا کر ایک مشترکہ نام دیا گیا۔ ڈاکٹر نرمل نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے باباصاحب کو عزت دینے اور ان کے نظریات کو آگے بڑھانے کے کام کو ترجیح دی۔ دسمبر 2017 میں یوگی حکومت نے ریاست کے تمام سرکاری دفاتر میں ڈاکٹر امبیڈکر کی تصویر لگانا لازمی قرار دیا تھا۔ قنوج میڈیکل کالج کا نام دوبارہ ڈاکٹر امبیڈکر میڈیکل کالج رکھا گیا۔ لکھنؤ کے عیش باغ میں بھارت رتن ڈاکٹر امبیڈکر میموریل اینڈ کلچرل سنٹر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس میں ایک آڈیٹوریم، لائبریری، گیسٹ ہاؤس اور ریسرچ سنٹر شامل ہے۔ اس میں ڈاکٹر امبیڈکر کا 25 فٹ کا نسہ کا مجسمہ نصب کیا گیا ہے۔

2 کروڑ کی اراضی قبضہ سے پاک

لکھنؤ (ایس این بی) میونسپل کارپوریشن کے محکمہ پراپرٹی نے جمعرات کو گاؤں سلیم پور پتورا میں سرکاری زمین کو قبضہ سے پاک کرایا گیا۔ زمین پر قائم تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا۔ پراپرٹی ڈیلرز نے زمین پر ناجائز قبضہ کر رکھا تھا۔ پھر اسے بیچ دیا۔ خسرہ نمبر 209 کی زمین تالاب کے طور پر رجسٹرڈ تھی۔ اسے بیچ دیا۔ قدیم زمین پر بھپر اپراٹی ڈیلرز نے بڑے پیمانے پر غیر قانونی پلاننگ بھی کی۔ عارضی دیوار اور سڑک بنائی۔ احتجاج کے درمیان 0.1500 ہیکٹر اراضی سے تجاوزات ہٹا دی گئیں۔ حکام نے بتایا کہ پراپرٹی ڈیلرز نے احتجاج کیا لیکن ناجائز تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔ زمین کو تجاوزات سے آزاد کرایا گیا۔